

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

۱۱-۲۵

بیتقریباً سعید عید میلاد النبی ﷺ ۱۳۳۱ھ

صلى الله
عليه
وسلم

ہادی مسرل

پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری

(تمہارا میاں پاکستان)

”القریشیہ“ قلمیہ دار، گجرات (پاکستان)

اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَصَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ مُنِكَ مُنِيكَ

اللَّهُمَّ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ مُنِيكَ مُنِيكَ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

بتقریب سعید عید میلاد النبی ﷺ ۱۴۳۱ھ

ہادیٰ مرسل ﷺ

پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری
(تمغہ امتیاز پاکستان)

”القرشیہ“ قلعہ دار، گجرات (پاکستان)

جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں

84166

| | | |
|-------------|---|--|
| نام کتاب | : | پیارے نبی ﷺ کی پیاری نعتیں |
| مؤلف | : | ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری (تمغہ امتیاز پاکستان) |
| ناشر | : | شہزاد شفیق مجددی 0321-6215545 |
| نگران طباعت | : | سعید احمد صدیقی ایم اے صدیقی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور |
| تعداد | : | 500 |
| صفحات | : | 112 |
| قیمت | : | 80 روپے |
| پرنٹرز | : | آرزیڈ پبلشرز - 2 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور |

ملنے کا پتہ

دی ایجوکیٹرز، 12 دری کیمپس، ظہور الہی روڈ گجرات

صدیقی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور

”القرشیہ“ قلعہ دار، گجرات (پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

| صفحہ نمبر | عنوان | نمبر شمار |
|-----------|---------------------------------------|-----------|
| | انتساب | |
| | فہرست | |
| 7 | گزارش احوال | |
| | حصہ اول (حمدیہ کلام) | |
| 10 | اشعار | 1 |
| 11 | حمد باری تعالیٰ | 2 |
| 12 | حمد باری تعالیٰ | 3 |
| 13 | تضمین بر حمد مصنفہ مولانا ظفر علی خاں | 4 |
| 16 | بحضور باری تعالیٰ | 5 |
| 18 | ساقی ازل کے حضور | 6 |
| 19 | باری تعالیٰ کے حضور | 7 |
| 20 | تضمین بر مناجات مولانا روحی | 8 |
| 23 | مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات | 9 |
| 24 | مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات | 10 |
| | حصہ دوم (نعتیہ کلام) | |
| 26 | اشعار | 1 |
| 27 | سلام بر سید خیر الامام | 2 |
| 29 | سلام | 3 |
| 31 | نعت سرور کائنات | 4 |
| 32 | نعت | 5 |
| 33 | نعت خواجہ مخلوقات | 6 |
| 34 | محمد صلی اللہ علیہ وسلم | 7 |

| صفحہ نمبر | عنوان | نمبر شمار |
|-----------|--------------------------|-----------|
| 36 | بلغ العلیٰ بکمالہ | 8 |
| 48ۛ37 | نعتیں (ردیف کی ترتیب سے) | 9 |
| 49 | نعت (ردیف ”ر“ اضافہ شدہ) | 10 |
| 70ۛ51 | نعتیں | 11 |

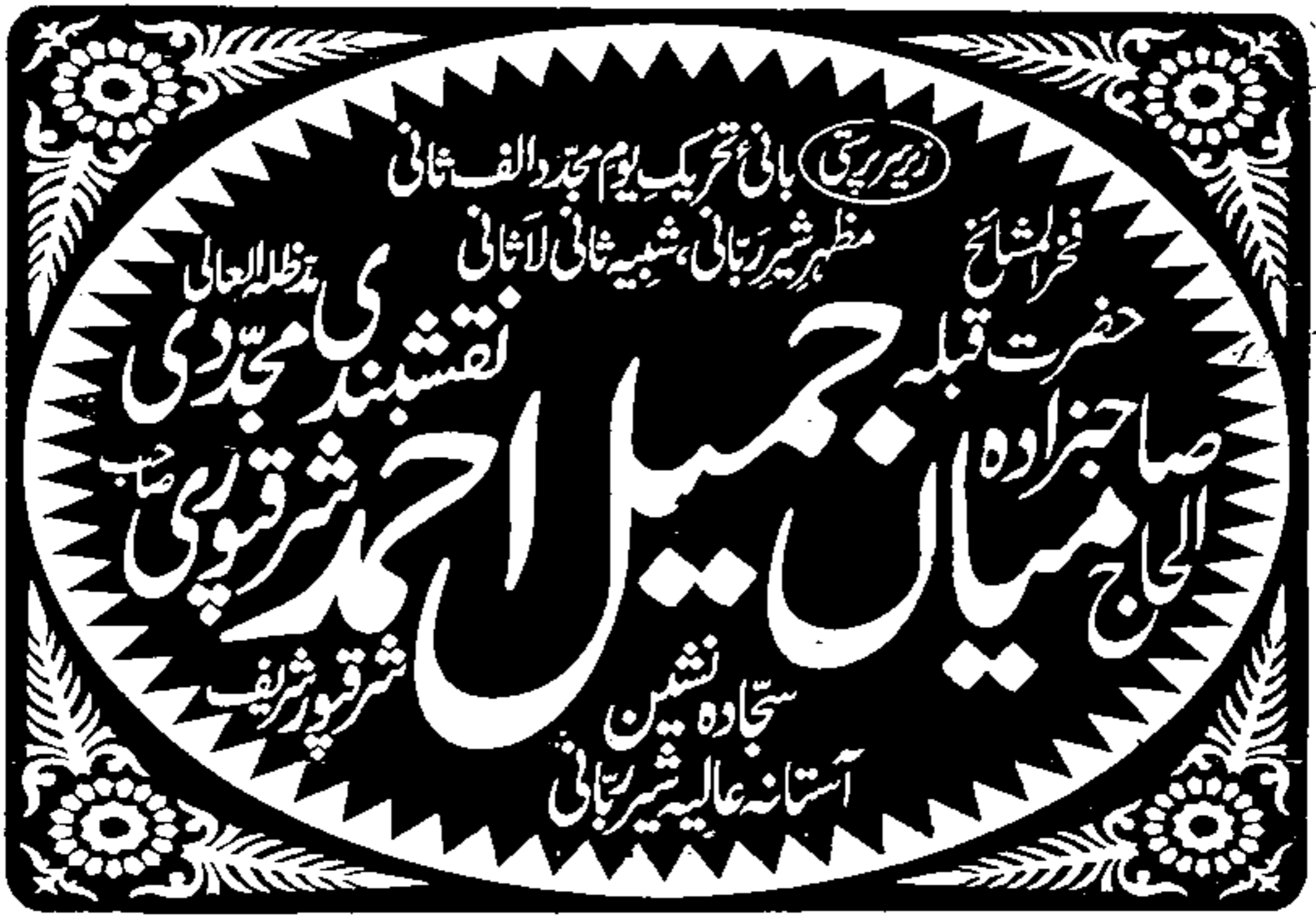
حصہ سوئم (متفرق موضوعات)

| | | |
|-----|---|----|
| 71 | اشعار | 1 |
| 72 | دُعا | 2 |
| 74 | عید | 3 |
| 75 | تقسیم پاک و ہند کے بعد پہلی عید میلاد | 4 |
| 79 | میلاد النبی ﷺ | 5 |
| 81 | میلاد النبی ﷺ | 6 |
| 82 | میلاد النبی ﷺ | 7 |
| 84 | میلاد النبی ﷺ | 8 |
| 86 | شب معراج | 9 |
| 88 | شب معراج | 10 |
| 89 | بدھروال حجازیہ متعارف مقدار (مکرم جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری ودیگر) | 11 |
| 96 | دیارِ بار سے اے آنے والو | 12 |
| 98 | دیارِ بار سے آنا مبارک | 13 |
| 99 | ترجمہ دُعائے ماثورہ ختم القرآن | 14 |
| 100 | خاتمہ الترجمہ از مترجم قرآن مجید | 15 |
| 104 | دعائی ختم القرآن | 16 |



انتساب

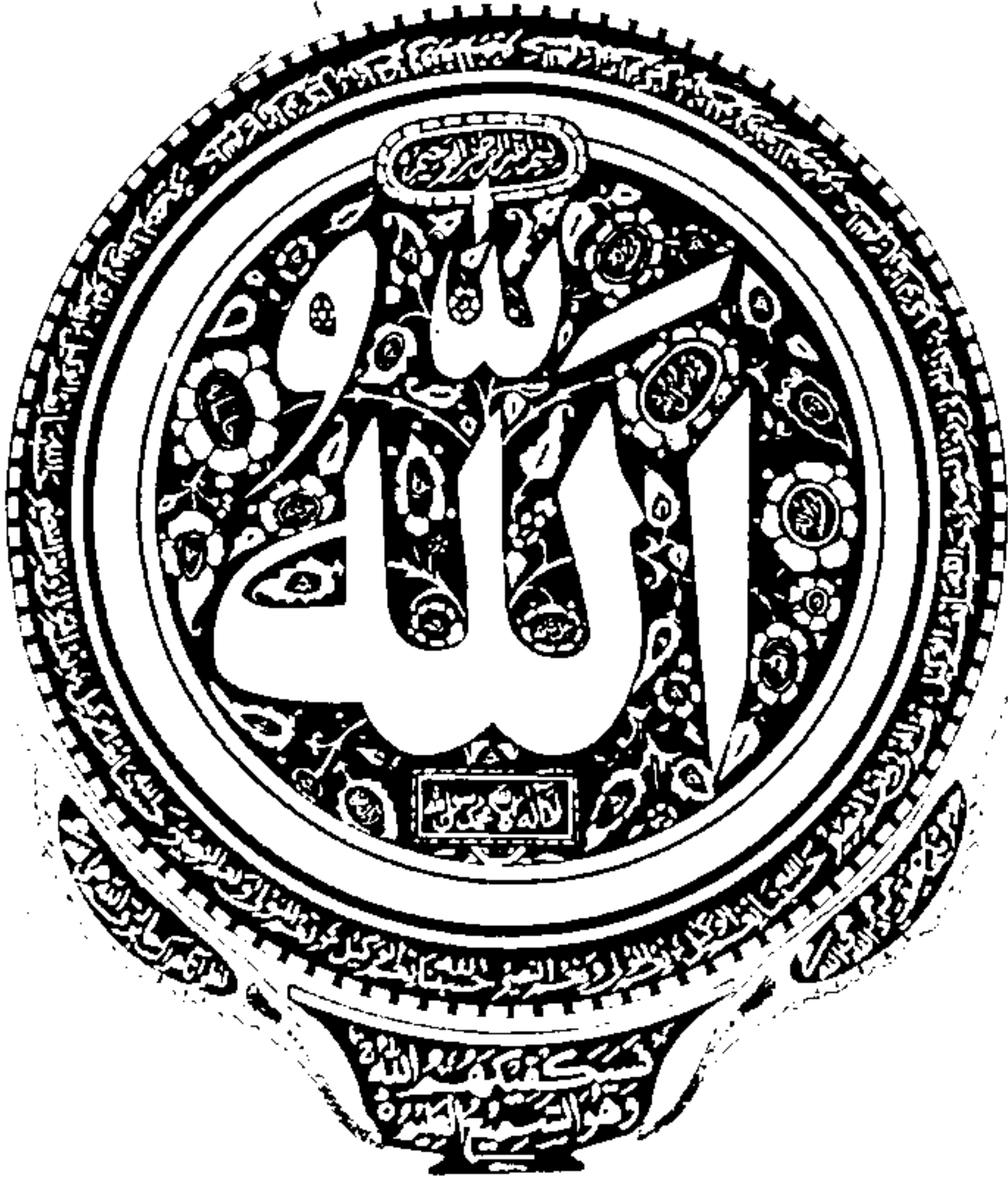
بنام



بندہ احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری

Marfat.com

Marfat.com



Marfat.com
Marfat.com

گزارش احوال

میرے خانوادہ میں علم و ادب کی روایت کوئی دو صدیوں سے مسلسل چلی آرہی ہے میں نے آنکھ اس علم پرور ماحول میں کھولی۔ اس اعتبار سے علم و ادب کا شوق میرے خونِ ضمیر کا حصہ ہے۔

علم و حکمت کی تحصیل میں نے بڑے اہتمام سے کی شعر و ادب کا شوق ضرور رہا البتہ ذوقِ آبیاری نہ ہو سکی۔ شوقِ ماحول عطا کرتا ہے ذوقِ قدرت کا عطیہ ہوتا ہے۔ دینِ اسلام سے رغبت اور ہادی برحق سے محبت ماحول کی عنایت ہے۔ نعت گوئی کا شوق دامن گیر رہا شعر ذوق کی کوتاہی محسوس ہوتی رہی۔ ملا زادہ ہونے کے باعث ڈنڈے کے زور سے شعر کہنا اپنا حق سمجھتا ہوں شعروں میں فنی کوتاہیاں ذوق کی نارسائی کے باعث ہیں البتہ نعت گوئی کے شوق میں اگر کوئی حسن یا خوبی نظر آجائے تو وہ میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے باعث ہے اور ان کی ذات کی صفات رخشاں درخشاں ہوں۔

ما ان مدحت محمد بمقالتی

لا کن مدحت مقالتی بمحمد

آقائے کائنات سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں میں نے اپنے شوق سے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں بھی لکھی ہیں ایک مجموعہ دیوانِ حمد و نعت پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اب علیحدہ علیحدہ چاروں زباؤں میں ردیف وار دوادین ہدیہ ناظرین ہیں مجھے پھر اعتراف ہے

کہ شعروں میں میری کاوش کا حسن نہ سہی البتہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ستائش کا حسن ضرور ہے۔ یہ اشعار میرے ذاتی احساسات اور آقائے نامدار سے عقیدت و محبت کے باعث ہیں۔

میں نے یہ دوادین کسی کاروباری غرض کے پیش نظر نہیں لکھے اور نہ ہی کسی داد و تحسین کی تمنا ہے غرض صرف اسی قدر ہے کہ روزِ محشر میں حشر کا منظر ہوگا خود خالق کائنات اور محشر ہوں گے مخلوق کا حساب کتاب ہوگا دربار لگے گا۔ جناب سرکارِ دو عالم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت خواں جمع ہوں گے تمنا ہے ان نعت گو لوگوں کی آخری صف میں ہی کہیں میرا نام بھی آجائے اور میری خطا کاریوں کی تلافی ہو سکے۔ یہی آخری تمنا ہے۔

خدمتہ بمدیح استقیل بہ
ذنوب عمر مضی فی
الشمر والخدم

احمد حسین احمد

جنوری 2001ء

آغازِ حصہ

اوّل

الہی مجھ کو درد لا دوا دے
دلوں سے نقشِ باطل کو مٹا دے
بدل دے لطف سے جذبِ دروں کو
مرے دستِ دُعا کو مدعا دے

حمد باری تعالیٰ

میرے نامہ کی وہ ابتدا ہے کہ جس کی ابتدا نہ انتہا ہے
 ہے لائق جس کو شانِ بے نیازی نمایاں جس کا لطفِ چارہ سازی
 ہر اک شے کا وہی معبود و مسجود اسی میں ہر طرح کی صفت موجود
 اسے معلوم ہیں رازِ نہانی اسی کی شانِ شانِ جاودانی
 کہیں بھی بس کوئی اس سا نہیں ہے شریک کار بھی اس کا نہیں ہے
 جہاں سب حرف کن کہ کر بنائے جو قدرت کاملہ سے پھر بسائے
 اسی کے پاس ہے تدبیر و تقدیر وہی ہر چیز کو دیتا ہے توقیر
 حیات و موت کا مالک وہی ہے اسی کو ہر طرح کی آگہی ہے
 وہی مالک سزا و ناسزا کا شہنشاہ ہے وہی ارض و سما ہے
 اس کے ہاتھ میں ہر اک کی تقدیر نمایاں شب کی ظلمتِ دن کی تنویر
 اسے سب راز ہیں ہستی کے معلوم جو ہیں تقدیر کے پردہ میں مکتوم

کہو سب لا الہ الا اللہ ہر دم

اسی پر ہے صحیح ایماں محکم

(مفہیم القرآن)

حمد باری تعالیٰ

خدا جس نے سارے جہاں کو بنایا ستاروں کا آکاش سر پر سجایا
 زمیں پر بہاروں کو دی شادمانی ہو آراستہ دامنِ زندگانی
 بس اک گن سے ہر چیز اس نے بنائی بنی نوع انسان کو دی بڑھائی
 بڑا رتبہ اس کا جہاں میں بنایا ملائک سے پھر اس کو سجدہ کرایا
 اسے فکرِ تخلیق دی اس نے ایسی کہ سمجھے حقیقت یہ ہر ایک شے کی
 کہ مخلوقِ مولا کے اسرار سمجھے نمایاں وہ قدرت کے شاہکار سمجھے
 کر لے شکر تا اس کا اپنی زباں سے نہ ہرگز کبھی اس کے احسان بھولے

رہیں دھر میں تا بہ صدق و صفائی

سمجھ کر یہ انسان مقامِ الہی

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

تضمین بر حمد مصنفہ مولانا ظفر علی خاں

لب ہر ذرہ ہستی پہ دائم اک ہے نام اس کا
 ہے گو وہم و تفکر سے بھی بالاتر مقام اس کا
 مگر ہے ساری دُنیا میں عجب اک انتظام اس کا
 پہنچتا ہے ہر اک نئے کش کے آگے دورِ جام اس کا
 کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطف عام اس کا
 وہ دُنیا کے ہر اک منظر میں خود جلوہ دکھاتا ہے
 اسی کے گیت ہر اک مرغ خوش الحان گاتا ہے
 مرا جذبات کے دریا میں جب دل ڈوب جاتا ہے
 ہر اک ذرہ جہاں کا داستاں اس کا سناتا ہے
 ہر اک جھونکا ہوا کا آ کے دیتا ہے پیام اس کا
 میں کیوں جذبات حسرت خیز کے طوفان لے آؤں
 میں اس کی جستجو میں کس لیے بے کیف ہو جاؤں
 مجھے چاہیے کہ دل کو سخن اُقرُب کہہ کے تڑپاؤں
 اسے کعبہ و بُت خانہ میں میں کیوں ڈھونڈنے جاؤں
 میرے ٹوٹے ہوئے دل میں ہی بیشک ہے مقام اس کا

بنائے آسماں اس نے بنائے مہر و تاباں اس نے
 کہ جس کو دیکھ کر فہم و تدبیر ہے میرا حیراں
 ہر اک جگہ اسی کا جلوہ بس رہتا ہے نورِ افشاں
 نظام اپنا لیے پھرتا ہے کیا خورشید نورِ افشاں

ہزاروں ایسی دنیاؤں میں شامل ہے نظام اس کا

اسی کو حمد لائق ہے سزا وارِ صفت وہ ہے
 و فورِ رنج و غم میں اک پیام تہنیت وہ ہے
 گدا و شاہ کو یکساں وہ ظل عافیت وہ ہے
 سراپا معصیت میں ہوں سراپا مغفرت وہ ہے

خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اس کا

میرے بیچارگی سے مجھ میں ہر دم رنج و غفلت ہے
 مگر دل پہ مرے چھائی ہوئی اک اس کی عظمت ہے
 اگرچہ ہر طرح چھائی ہوئی یوں مجھ پہ زحمت ہے
 میرا افتادگی بھی میرے حق میں اس کی رحمت ہے

کہ گرتے گرتے بھی دامن لیا ہے میں نے تھام اس کا

وہ ذات لم یزل عقل و فراست سے ہے بالاتر
 بنائے دو جہاں جس نے ہیں بس اک حرف گن کہہ کر
 ہوئی عام اس کی شفقت سب زمین کے رہنے والوں پر

زمانے پر ہوا ہے اس کی رحمت کا نزول اکثر
کہ پہنچایا محمد ﷺ نے ہے ان سب تک پیام اس کا

جہاں میں اس نے رحمت سے وہ بھیجا شاہ بحر و بر
محمد مصطفیٰ ﷺ فخر عرب اس خالق اکبر
بجھاتے ہی رہے پھونکوں سے کافر اس کو رہ رہ کر
مگر نور اپنی ساعت میں رہا ہو کر تمام اس کا
جہاں والوں پہ رحمت چھا گئی ہے بے حساب اس کی
نگاہ لطف سے اس کی جہاں کی بن گئی ہستی
طلب کر عفو عصیاں اس سے تو بھی احمد عاصی
نہ رہ اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈرس اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

☆.....☆.....☆

بکھنور باری تعالیٰ

الہی تری پاک درگاہ عالی میں آیا ہوں در پر ترے بن سوالی
 نہیں پاس کچھ میرے جڑ ہاتھ خالی دبائے ہوئے جس کو ہے پائمالی
 تو خالق ہے مالک ہے ہر خشک و تر کا تو رزاق ہے پالک ہے جن بشر کا
 یہ سب کائنات اس میں جو چیز بھی ہے ترے اک اشارہ کی کاری گری ہے
 کہ تفہیم سے جس کی عاجز ہے انساں پریشاں تخیل ہے اور فکر حیراں
 بھلا کیسے مخلوق خالق کو سمجھے کوئی اس کے رازوں میں خواہ آکے الجھے
 تو ہے باغِ اُمید کا آپ مالی نہ درگاہ سے تری کوئی جائے خالی
 ہر اک خستہ جاں شادماں تجھ سے آئے مرادیں دلوں کی ہر اک تجھ سے پائے
 میں ہوں خستہ جاں بے نوا غم کا مارا تری پاک درگاہ عالی میں آیا
 ہیں معلوم سب تجھ کو افکار میرے عیاں تجھ پہ ہیں دل کے اسرار میرے
 میرے دل کی ہر آرزو جانتا ہے حقیقت کو ہر طرح پہچانتا ہے
 ذرا لطف سے کر کے کچھ مہربانی بدل دے مرا حال اور خستہ جانی
 مجھے شادمانی کا رستہ دکھا دے صحیح زندگانی کی راہ پر چلا دے
 عیاں ہوں میری دہر میں آرزوئیں ہوں پوری مرے دل کی سب جستجوئیں
 ترے لطف سے ہی بصد شادمانی گزاروں تری یاد میں زندگانی
 کرم سے ترے گردشِ دُور ہووے زمانہ میرے حق میں کچھ اور ہووے

زباں پر رہے نام ہر وقت تیرا کٹے چین سے وقت ہر سخت میرا
 دے توفیق مجھ کو پھر ایسی الہی کہ کرتا رہوں تری نغمہ سرائی
 ترے پاک محبوب کی شانِ اعلیٰ کروں میں بیاں اس کا یارب سراپا
 کہ وردِ زباں ہو ہر اک کے کہانی مبارک نبی پاک کی زندگانی
 فلاح قوم اس خلقِ حسنہ سے پائے گن ہر ایک محبوب ترے کے گائے

مرے پاس ہو یہ متاعِ دو جہاں کی
 فلاح اس میں ہوا احمد خستہ جاں کی

(سیرت النبی ﷺ)

عطا اک جذبہٴ بیتاب کر دے
 جہاں کو خواب بیدار سے خواب کر دے
 میری آہ و نغاں کے سوز سے تو
 دلوں کو صورتِ سیماب کر دے

ساقی ازل کے حضور میں

مری ہستی سے ذرا پر وہ اٹھا دے ساقی
 بخت خوابیدہ کو اک بار جگا دے ساقی
 جس سے دنیا حقائق کو نمایاں کر دوں
 مجھ کو اس جام سے اک جرء پلا دے ساقی
 در پہ آیا ہوں ترے خستہ و حیراں ہو کر
 میری ناکام تمنا کو چلا دے ساقی
 کون سنتا ہے مری دہر میں آہ و زاری
 درد و غم رنج و الم حسرت و عسرت یا رب
 لطف کے جرء سے آلام مٹا دے ساقی

بارى تعالىٰ كے حضور ميں

ترى دُنيا ميں آكر يا الهى محو حيرت هون
 كه ميں ظلم و ستم سے كشته تقدير و قسمت هون
 خوشى كا منہ جوانى نے مرى اب تك نهیں ديكا
 كه شايد بن كه آيا تنه مشق مصيبت هون
 مرے نخلِ تمنا پر سياه بختى كه سائے ميں
 خوشى روتى هے جس كو ميں وه محروم مسرت هون
 تمنا كيا كرے كوئى جهان ميں آ كه جينے كى
 ترى دنيا ميں آكر ميں سراپا درس عبرت هون
 كهوں كيا داستاں اپنى كهوں كيا حالِ دل اپنا
 جهاں ميں ترے يارب اك نشانِ رنج و عسرت هون
 تمنائين مرے دل كى تو دل ميں مر گئين احمد
 بجز اللہ شهيد شيوه مهر و محبت هون

تضمین بر مناجات مولانا روحی

تمناؤں سے ٹھکرایا گیا ہوں جہاں میں لا کے شرمایا گیا ہوں
 رہِ عشرت سے بہکایا گیا ہوں لباسِ سوز پہنایا گیا ہوں

محیطِ رحمت بے کس نوازا

بہنگامِ مصیبت چارہ سازا

اسیرِ ابتلا ہے زندگانی! نہیں حاصل جہاں میں شادمانی

ہمہ شب می کنم انجمِ فشانہ جہاں میں وہ مجھے اب کامرانی

بامیدِ کرم مابندِ گانت

سُر از افتادگی بر آستانت

مٹا دُنیا سے باطل کے فسوں کو بدل دے لطف سے جذبِ دروں کو

اٹھا اب خاک سے اس سرنگوں کو جہاں میں رہ سکوں اس بے سکوں کو

توئی آرامِ جاں بے قراراں

تسلیِ دلِ اُمیدواراں!

دلِ من بے قرارو بیقرارم مرادِ خاطرِ خود را ندارم

جگر کشتہ و دل صد پارہ دارم! زدستِ جورِ گردوں اشکبارم

بمشتِ استخوانم تار تار است

شرابِ پنبہ زارم زابکار است

وہ دل سے پردہ غفلت اٹھا دے نسون ماسوا کو بھی مٹا دے
میری بگڑی ہوئی قسمت بنا دے پھر اپنی ذات کا جلوہ دکھا دے

منور کن حریم سینہ ام را

بہ حلہ کن زرنگ آئینہ ام را

وہ لطف عام کا دریا بہا کر میرے دل کو وہ رحمت پھر عطا کر
بسا دل کو مکان اپنا بنا کر جنوں وہ جلوہ قدرت دکھا کر

بدار خود مرا دل بستگی وہ!

وزاں دل بستگی و بخشندگی وہ!

غموں کی شام کو نورِ سحر دے خزاں دیدہ چمن کو برگ و بردے
تہی و ستم آدم برگ و ثمر دے مجھے اُلفت سے اک خستہ جگر دے

زدل گرمی بجو شاں سینہ من

بخورشیدی برا و آئینہ من

تری دُنیا میں سرمست گناہ ہوں سراپا دہر میں یا رب خطا ہوں
رہ حق میں میں اب بھٹکا ہوا ہوں کہ جس کے واسطے قفِ جفا ہوں

خداوند از پند اریکہ دارم!!

نگوں سازو پریشاں روز گارم

یہ جب ادبار کی چھائی گھٹا ہے تمناؤں پہ مری ہر جفا ہے
ساتا جب مجھے درد بلا ہے مرے لب پہ یہی آتی دُعا ہے

الہی گرچہ ماصد زشت کارم

کرامت راہنوز زامید دارم

ستایا ہے مجھے دور جہاں نے نہ پایا چین میرے جسم و جاں نے
ستایا ظلم ہائے دیگران نے ابھارا تیرے لطف بیکراں نے

خداوند ابنہ در سینہ ام نور

ہوائے غیر کن از خاطر ام دور

تجھے معلوم ہے میرے خدایا کہ چھایا سر پہ ہے غفلت کا سایہ
نہ کارخیر پہ دل کو لگایا ذرا اب رحم کر رب العطایا

تلف شد ماضی و عالم زبوں است

نئے دانم کہ مستقبل چکوں است

نئے اُلفت سے ہر جام و سبودے خزاں دیدہ کلی کو رنگ و بودے
جہاں میں جذبہ آواز ہو دے مجھے خود زندگی کی جستجو دے

گرامت گر کسے توفیق طاعت

درست افتد بما نقش شفاعت

تری رحمت سے ہی قائم جہاں ہے توئی سارے جہاں کا پاسباں ہے
توئی آرامِ جاں بیکساں ہے تری رحمت محیط بے کراں ہے

ذرا چوں معصیت برما قضا کرد

محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم} را شفاعت خواہ ما کرد

☆.....☆.....☆

84169

مناجاتِ بدرگاہِ قاضی الحاجات

اسی سے رات و دن مانگوں دعائیں
 الہی نور ایمانی عطا کر
 ہٹا دے دوس سے بارِ گناہ کو
 اٹھا دے لطف سے ظلمت کے پردے
 رہے ہر دل میں بس ایمان تازہ
 پھلیں پھولیں دلوں کی آرزوئیں
 عطا کر لطف و رحمت شادمانی
 دفورِ عیش سے ہر باغ پھولے
 لبالب پُر رکھے ہر دل کا ساغر
 جہاں میں ہو مسلمانی نمایاں
 عمل افروز ہوں اچھے ارادے
 عیاں ہو دھر میں اسلام کی شان
 کریں دل سے اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ کی

اسی اُلفت میں بس بڑھتا رہے شوق

عیان ہوا احمد کام کا ذوق!

(مفاہیم القرآن)

مناجاتِ بدرگاہِ قاضی الحاجات

الہی لطف سے طبعِ رسادہ گل گلزارِ عرفانی دکھا دے
 دکھا دے لطف سے رحمت کی راہیں منور جس سے ہو دل کی نگاہیں
 دلوں میں موجزن ہو بادہ شوق ہدایت کی طرف بڑھتا رہے ذوق
 زبانوں پر ہو ذکرِ کردِ گاری! نمایاں ہو بہار کا مگاری
 زیاں اس ذکر سے نغمہ سرارہ بہارِ شوق سے دل آشنارہ
 متاعِ زورِ وہ عزمِ جواں کو سلیمانی وہ مورِ ناتواں کو
 بہارِ لطف و ایماں جاودان کو نشاطِ شوقِ قرآن پھر عیاں کر
 دلوں میں شوق دیں کے ولولے ہوں جہانِ کفر میں پھر زلزلے ہوں
 ہو سب کو دولت ایماں میسر متاع و اُلفت دینِ پیسر
 مرے اس شوق کی ہر سو بہاریں نشاطِ گلشنِ ایماں نکھاریں
 عملِ افروز ہو ہر فتحِ مندی
 ملے دونوں جہاں میں سربلندی

(مفاہیم القرآن)

آغازِ حصہ

دوم

میری اوقات ہے کیا دل میں یہ پالوں پہلے
 عفو عصیاں کی کوئی بات بنا لوں پہلے!
 اس پہلے کہ مرا نامہ اعمال کھلے
 سرورِ پاک کو اک نعت سنا لوں پہلے

سلام بر سید خیر الانام

سلام اے سید ابرار اے محبوب سبحانی
 سلام اے مخزن انوار اے الطاف رحمانی
 سلام اے ماجی کفراں سلام اے فصلِ سبحانی
 سلام اے باعثِ غفران سلام اے لطفِ یزدانی
 سلام اے تاجدار و غمگسار شرفِ انسانی
 سلام اے جس نے گرمائی ہماری بزمِ ایمانی
 سلام اے جس کی ہستی سے ہوئے دونوں جہاں روشن
 سلام اے جس نے سمجھایا ہمیں رازِ جہانبنی
 ترے آنے سے بر آئیں امیدیں بے نواؤں کی
 مئے ایمان کی ہے خمِ خانہ ہستی میں ارزانی
 ہمیں خیر الامم کا تاج بخشا تیری آمد نے
 ہوئی امن و امان کی تجھ سے دنیا میں فراوانی
 تجھی سے ظلمتِ جہل و ضلالت خاک بر سر ہے
 مسلط ہو گئی ہے جہل و نادانی پہ ویرانی

منور ہو گئے ہیں تجھ سے دل صحرا نشینوں کے
ہے چمکایا جو تو نے جذبہ عشقِ مسلمانی
بنایا پاسبانی اُمت کا بس خوں کے پیاسوں کو
ترا خلقِ عظیم ایسا کہاں تیرا کوئی ثانی
تری خاطر جہان نیستی کو مل گئی ہستی
گواہ آئی ہیں جس پر حق سے بس آیاتِ قرآنی
شہنشاہوں سے بھی بڑھ کر بلندی پر وہ جا پہنچا
میسر آگئی جس کو تیری چوکھٹ کی دربانی
شہنشاہی سے بھی بڑھ کر مجھے تری غلامی ہے
ترا دیوانہ خاطر میں نہیں لاتا ہے سلطانی

☆.....☆.....☆

سلام

تجھے حسین فضائیں سلام کہتی ہیں
 برس برس کے گھٹائیں سلام کہتی ہیں
 نسیم عشق فزا و شمیم مشک فزا
 یہ عطر بیز ہوائیں سلام کہتی ہیں
 یہ دل ہے نغمہ اُلفت سے رشک چنگ و رباب
 کہ نیم شب کی نوائیں سلام کہتی ہیں
 بچھا رہا ہوں ستارے زمیں پہ دیکھ ذرا
 کہ اشک بار نگاہیں سلام کہتی ہیں
 ذرا یہ ان کو بتا دے میری اے آہ رسا
 کہ تجھ کو میری دُعاؤں سلام کہتی ہیں
 تجھے ہو قسم رسالت کی مجھ کو بھول نہ جا
 کہ بہرِ عفو خطائیں سلام کہتی ہیں
 صبا یہ احمد خیرالوریٰ کو کہہ دینا
 کسی غریب کی آہیں سلام کہتی ہیں

يہ ظلمت آشنا دنيا جو مظلوم ضلالت تھی
 ترے نقش قدم سے ہو گئی ہے آج نورانی
 کسی سے کیا بیاں ہوں منقبت خیر البشر تیرے
 کہ تیرے وصفت بے پایاں کی ہے تمہید طولانی
 گدائے کوچہ دیدار ہوں نظر کرم فرما
 غبار آلود فرقت میں ترے میری ہے پیشانی
 ذرا میری طرف بھی اک نگاہ لطف ہو جائے
 بڑھی جاتی ہے فرقت میں میرے دل کی پریشانی
 پے مہر و محبت رات دن یہ گیت گاتا ہوں
 نوائے شوق سے پر ہے جو میری زمزمہ خوانی
 سلام اے گمراہوں کہ نور ایمان بخشنے والے
 سلام اے ملحدوں کو شوق یزدان بخشنے والے

☆.....☆.....☆

نعت سرورِ کائنات ﷺ

رسولِ خدا وجہ تکوین ہستی
درختاں ہوئے ذرے تار یک اس سے
یہ شمس و قمر لطف شمع الہی
حبیبِ خدا ہے یہ محبوبِ عالم
وہ فخرِ رسل خاتم الانبیاء ہے
غریبوں کا ملجا یتیموں کا ماوی
گداؤں کو اس نے شہنشاہ بنایا
بڑھی نسلِ آدم کی شان اس کے دم سے
کیا شرک اور کفر معدوم اس نے
کیا حق پرستوں کو یوں حق پہ شیدا
اٹھی دہر سے اس سے باطل پرستی

بسی جس کی خاطر دو عالم کی بستی
نمایاں ہوئے راز باریک اس سے
ملی اس کی خاطر انھیں روشنائی
شہنشاہ ہر دو جہاں فخرِ آدم
بہت شان نبیوں سے اس کا بڑا ہے
وہ سب بیکسوں عاجزوں کا سہارا
غلاموں کو آقا و مولا بنایا
جھکائے فرشتوں نے سر اس کے آگے
سمجھایا ہمیں حق کا مفہوم اس نے
ہوئی شرف انساں کی شاں اس سے پیدا
مٹی ان سے یکسر جہاں بھر سے مستی

جہاں بھر میں گونجے سدا نام اس کا

دُعاؤں اذانوں میں اشہد اللہ



نعت

چھا گئے جبکہ دل پہ حسرت و یاس

دل ادھر جاں ہے ادھر کو اداس

وجہ تسکین روح مجھ پر بھی

تیری بس اک نگاہ کی ہے آس

ترے ابر کرم کے ہوتے بھی

ہاں مئے نہ کبھی یہ دل کی پیاس

موجب لطف ہے خرابی دل

گریہ زاری ہے مری لطف پیاس

اک حقیقت ہے شعر میں احمد

کو نہیں تری طبع رمز شناس

نعت خواجہ مخلوقات

کہوں میں نعت احمد مجتبیٰ کی شفیع برحق محمد مصطفیٰ کی
 ثنا خواں جس کا ہے خود حق تعالیٰ ہے جس کی شان ہر اعلیٰ سے اعلیٰ
 محمد باعث تکوین ہستی محمد موجب تدوین ہستی
 محمد فخر موجودات عالم محمد سید السادات عالم
 محمد بیکسوں کا یار و غم خوار محمد بے نواؤں کا مددگار
 بہار اس سے ہے باغِ زندگی میں نشاط اس سے ایغِ زندگی میں
 امیر کشورِ خلق و مروت سریر آرائے اقلیمِ اخوت
 کرشمے ہیں اسی سے خاک و افلاک اس کی ذات ہے تفسیرِ لولاک
 شفیع المذنبین ختم النبیین صفت جس کی عیاں طہ و لیس
 شہنشاہِ رسالت بایقین ہے سراپاِ رحمۃ اللعالمین ہے
 سبقِ توحید کا سب کا پڑھایا خدا کا جاننا برحق سکھایا
 محبتِ لطف و شفقت مہربانی بتائیں رمزِ ہائے زندگانی
 دیانت کے سبقِ اعلیٰ پڑھائے غرور و کبر کے ایوان گرائے
 مٹائی سر بسرِ جہل و ضلالت جلائی دہر میں شمعِ ہدایت

محمد ﷺ

ہے میری آنکھ کا تارا محمد ﷺ
 میرے دل کا سہارا محمد ﷺ
 رحمت یزداں باعث غفراں ماجی کفراں حامی ایماں
 لے کر شان یہ آیا محمد ﷺ
 افضل و اعلیٰ اکمل و اولیٰ سب کا آقا سب کا مولا
 سب نبیوں کا پیارا محمد ﷺ
 منبع ثروت باعث فرحت چشمہ رحمت بحر سخاوت
 رحمت حق میں یکتا محمد ﷺ
 فخر رسالت شمع ہدایت شان نبوت حامی امت
 رحمت حق کا دریا محمد ﷺ
 معدنِ حلم مخزنِ علم ولولوئے یکتا گوہر ہمتا
 شافعِ محشر ہمارا محمد ﷺ
 سب سے اعلیٰ سب سے افضل سب کا مولا سب سے اکمل
 عرب و عجم کا آقا محمد ﷺ
 جلوہ قدرت رونق فطرت رحمت دوراں مالک کوثر

کالی کملی والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 عاشق ذات پاک الہی صاحب عرش عظیم وحدانی
 رونق وادی بطحا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 حامد و احمد یاور بیکس بحر سخاوت ابر لطافت
 سارے جگ کا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 احمد جس کا ہو حامی ہمدم اس کو ہو کس شے کا پھر غم
 میرا یار پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بچپن میں لکھی گئی نعت اکثر مصرعے وزن سے ساقط ہیں بطور یادگار

وعقیدت شامل ہذا ہے۔

بَلِّغِ الشُّلَى بِكَمَالِهِ

اُٹھتا ہوں جب وقت سحر آتی ہے لب پر سرسبز
مدح شہ خیر البشر بلغ العلیٰ بکمالہ
اس سے جہاں پُر نور ہے اس سے اندھیرا دُور ہے
کون و مکان معمور ہے کشف الدجیٰ بجمالہ
لاؤں کہاں سے میں زباں جو کہ صفت اس کی کروں بیاں
ہر شے پہ ہے بالکل عیاں حُسنِ جمیعِ خصالہ
بعد از خدا وہ ذات ہے جو مخزنِ برکات ہے
اس پر سدا صلوات ہے صلوا علیہ و آلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ردیف.....الف

جان و دل کی بہار ہیں آقا
اُلفتوں کا شمار ہیں آقا

یاد ان کی سے راحتیں پیدا
جان و دل کا قرار ہیں آقا

احمد مجتبیٰ خدا کا رسول
رحمتوں کی بہار ہیں آقا

ہر ادا ان کی بزم عالم میں
شان پروردگار ہیں آقا

نظر رحمت سے دیکھ احمد کو
جان و دل ہاں شمار ہیں آقا

رویف.....ب

لکھی لوح پر قلم سے جو ہے کتاب
مصطفیٰ نام شان عالی جناب

رونق دو جہان کی تصویر
اس کتاب صفا کا اک اک باب

رمز کون و مکان کا ہر نقطہ
ہے سراپا وہ زندگی کا نصاب

اس کا اک اک نشان شانِ خدا
نوع انسان کو ہوا ہے خطاب

سر تکوین و نقش کون و مکان
آپ کی ذات نغمہ زیرِ رباب

رولیف.....پ

بیکسوں غم زدوں کے یار ہیں آپ
رحمت و لطف کردگار ہیں آپ

آپ کی ذات سے بہار آئی
رونق شہر و ہر دیار ہیں آپ

حسن ہی حسن جب ہے آپ کی ذات
خالق حق کا افتخار ہیں آپ

معنی لفظ و حسن ما لولاک
شرح تخلیق کردگار ہیں آپ

رنگ و بو سے جہاں مہکا ہے
گلشن دہر کی بہار ہیں آپ

رولیف.....ت

کون میں کائنات کی صورت
ترے حسن و صفات کی صورت

تیرے آنے سے بزم ہستی میں
رونما حسن ذات کی صورت

ترے آنے سے ہو گئی ہے عیاں
موت میں بھی حیات کی صورت

ہاں تیرے حلقہ غلامی میں
رونما ہے نجات کی صورت

تیرے آنے سے روشنی پھیلی
مٹ گئی دن سے رات کی صورت

رویف.....ث

رحمتیں ہیں حضور کے باعث
 روشنی اس کے طور کے باعث
 نعت گوئی میں لطف آتا ہے
 کیف و لطف و سرور کے باعث
 روشنی پھیلی صفحہ ہستی پر
 نورِ حق کے ہاں نور کے باعث
 جی رہا ہوں میں شادمانی سے
 شوق جامِ طہور کے باعث
 اس کی درگاہ سے ہو گیا مردود
 نفس شیطانِ غرور کے باعث

رولف.....ج

مدح محبوب حق ہے لب پر آج
جس کو حق نے عطا کیا معراج

فخر انبیاء امام رسل
سر پہ اس کے ہے پیشوائی تاج

فخر و فخری جناب کی عظمت
فخر خاقان سے لے رہی ہے خراج

رحمتیں اس کی شفقتیں سا کی
درد مندوں کا دو جہاں میں علاج

اس کی اک نگہ لطف پرور سے
دل کا سنگ سیاہ ہو جائے زجاج

ردیف..... سچ

میرے آقا مرے نبی کی سوچ
دے گی مجھ کو زندگی کی سوچ

زندگانی کے راز فاش ہوئے
کی عطا اس نے روشنی کی سوچ

اس سے روشن ہوئی زمانے میں
کوچہ کوچہ گلی گلی کی سوچ

روشنی اس کے گھر سے لیتی ہے
قطب و اوتاد و ہر ولی کی سوچ

مسکراتی ہے باغ عالم میں
شاخ طوبی پہ ہر کلی کی سوچ

رويف.....ح

مصطفى حق ہے کائنات کی روح

مجتبیٰ سچ ہے اس حیات کی روح

تازگی جس سے ہر نفس میں ہے

وہ ہے فخر رسل کی ذات کی روح

روے و اشمس سے درخشاں دن

لطف و اللیل سے ہے رات کی روح

حق نشاں جس سے زندگی کی راہ

اس کی اُلفت میں ہے نجات کی روح

احمد خوش نوا کے شعروں میں

لطف زا ہے انھیں صفات کی روح

رويف.....خ

رحمتِ ربّ دو جہاں کا رُخ
 ہے نبی جی کے حق بیان کا رُخ
 پیرویٰ جناب آقا میں
 اصل منزل کو ہے جہاں کا رُخ
 رحمتیں اس کی راہ دکھاتی ہیں
 حق شناسی این آن کا رُخ
 میرے آقا کی ہاں زباں سے بیاں
 خالق دو جہاں کی شان کا رُخ
 جس طرف رُخ ہو میرے آقا کا
 رُخ زمین کا ہو آسماں کا رُخ

رويف.....و

جس کے دل میں رہے خدا کی یاد
وہ رکھے فخر انبیاء کی یاد

اس سے حکمت کے باب کھلتے ہیں
ہے یہی حسن حق نما کی یاد

قلب و ذہن رسا کی وسعت میں
روشنی زاہے مصطفیٰ کی یاد

رب عالم کی رحمتیں اس پر
یاد اس کی ہے کبریا کی یاد

اس کی ہر بات پر خدا راضی
ہے یہی صدق اور صفا کی یاد

رويف.....ذ

بادشاہوں کو نان و خوان لذیذ
 عشق والوں کو خون جان لذیذ
 رہنماؤں کو جبہ و دستار
 جاہ و جبر و وقار و شان لذیذ
 دوستوں کو ہو دوستداری سے
 لطف و اخلاص درمیاں لذیذ
 احمد خوش نوا کو نعت نبی
 لمحہ لمحہ ہے خوش بیاں لذیذ
 رات دن یہ ہی درد رہتا ہے
 مصطفیٰ نام بر زبان لذیذ

رويف.....ر

زندگانی کا لطف و حسن و قرار
احمد مجتبیٰ کی ذات سے پیار

اس سے ہی بزم دہر رخشاں ہے
چار سو اس کے نور سے انوار

اس کی عظمت کا عرش اعظم پر
قدسیاں عرشیاں کریں اقرار

اس کی رحمت سے بزم عالم میں
رحمتوں کی نکھر کے آئے بہار

دہل گئے داغ روئے ہستی کے
جگمگا اٹھے اس سے شہر و دیار

نعت

رحمتیں روشن ہیں تیری گردشِ ایام پر
 خستہ جانوں کو اٹھایا تو نے اورجِ بام پر
 ترے حسنِ خلق سے پائی ہے خلقت نے مراد
 میری روح پاک نے دیکھا تجھے ہر گام پر
 تری شفقت نے ہماری بے کسی یوں ڈھانپ لی
 جیسے نورِ صبح چھا جائے سواِ شام پر
 گردشِ دوراں کی موجوں سے سفینہ زیت کا
 گر گیا قہر بلا میں منزلِ آلام پر
 شفقتِ پدری سے محرومیِ فلک تے دیکھ کر
 گھیر رکھا تھا تئیموں کو ترے ہر گام پر
 تیری رحمت مہر پرور خوش ادائی کے طفیل
 نقشِ باطل کھینچ لیں بس ہر خیالِ خام پر
 مرحبا اے طبا و ماوی جانِ بکیساں
 جدا اے رونق افزا منزلِ اوہام پر

تیرے احسان و عنایت لطف رحمت عام ہے
 کل جہاں قرباں محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر
 مرجبا اے منزل لطف و کرم کے شاہسوار
 آہِ خستہ دروں قرباں ہے تیرے نام پر

☆.....☆.....☆

رولف.....ز

مرجا چار سو اٹھی آواز
آگے بیکوں کے چارہ ساز
رحمتوں کی بہار رقصاں ہے
راحتوں کا خرام بندہ نواز
میرے آقا نے دین و دنیا کو
ہر طرح دی سلامتی اعزاز
سربلندی و کامرانی کے
دہر میں فاش کر دے سب راز
دین و دنیا میں اس کی عظمت پر
خود خدا کو ہے اس کی ذات پہ ناز

رولیف.....س

نور اس کے مہر و ماہ فانوس
زندگانی سے ہو گئے مانوس

اٹھ گئیں کلفتیں زمانے کی
شادماں ہو گئی فضا مایوس

سن کے آواز نعرہ تکبیر
کفر و باطل کے چپ ہوئے ناقوس

ولولہ ہائے شوق و عزم جہاد
بن گئے ہاں محافظ ناموس

شان اعلیٰ ہے مصطفیٰ کی ذات
عرشیاں فرشیاں ہوئے پابوس

رویف.....ش

دے گئے جو قدم نبی کے نقوش
بن گئے وہ ہی زندگی کے نقوش

رہنمائی ہے عقل و دانش کی
راز در راز آگہی کے نقوش

سوئے منزل ہیں سروری کے نشاں
دہر میں بندہ پروری کے نقوش

ان کے نقش قدم پہ چلنا ہی
ہیں بلاشبہ بندگی کے نقوش

سجدہ ریزی ہو اس کی درگاہ میں
ہر طرح سے ہیں برتری کے نقوش

رويف.....ص

صدق و ایمان و قلب و جاں کا خلوص
ہے نبی جی کے ہر بیاں کا خلوص

دین برحق نبی کے نقش قدم
پیروی ان کی رہرواں کا خلوص

جان و دل ہاں نثار ہوں ان پر
جان لو دل سے حق نشاں کا خلوص

رحمتیں اس کی جان کی رونق
راحتیں ہیں نشاط جاں کا خلوص

اشک آنکھوں سے یا رسول اللہ
عاشقوں کے دل نہاں کا خلوص

ردیف.....ض

عشق جوہر ہے حالِ زار ہے عرض
مرحبا جس کو ہو گیا یہ مرض

کون ہو اس جہاں میں تیرے سوا
جو نے میرے جان و دل کی عرض

جان و دل ہوں نثار قدموں پر
زندگانی کا کچھ ادا ہو قرض

دین و ایماں کا رکن اعظم ہے
پیروی آپ کی ہے سب پر فرض

شوق دیدار کی ضیا پاشی
از سما تابہ سطحِ نقطہ ارض

رويف.....ط

بارگاہ رسول جائے نشاط
رحمتوں سے ہے جانفزا اے نشاط

جب ملیں لب رسول اکرم ﷺ کے
نورِ حق لب پہ مسکرائے نشاط

جگمگا اُنھیں اس سے ارض و سما
نگہِ رحمت نواز لائے نشاط

یا رسول اللہ تیری رحمت سے
بن گیا دہر اک سرائے نشاط

تیری اک اک ادا نشانِ کرم
تری اک اک ادا ادائے نشاط

ردیف.....ظ

گر کوئی شے ہو درمیاں ملحوظ

دین ایماں ہو عزم جاں ملحوظ

رحمت رب دو جہاں کے حکم

پیروی ان کی ہو عیاں ملحوظ

دین و دنیا میں اس کے ہیں فرمان

جاہ و عزت کے ہیں نشان ملحوظ

حشر میں خود خدائے برحق کو

ہو گی آقا کی این و آں ملحوظ

جو بھی محبوب حق نے فرمایا

ہے خدا کو وہ ہر بیاں ملحوظ

رويف.....ع

آفتاب آپ ماہتاب فروع

روشنی آپ چچ و تاب فروع

آپ کی ذات اصل برحق ہے

زندگی کی ہے آب و تاب فروع

نغمہ زندگی ک یرونق آپ

ساز دل نغمہ رباب فروع

آپ کیا ہیں سوال برحق ہے

عقل سے بالاتر جواب فروع

زندگی کیا ہے اک سہانا خواب

زندگی اصل اور خواب فروع

رویف.....غ

حق نے روشن کیا نبی کا چراغ
دین اس کا ہے روشنی کا چراغ

ظلمت جو رو جہل دور ہوئی
لے کے آئے وہ آگہی کا چراغ

ہر جگہ اس کی ہی ہدایت سے
ہیں ضیا بار زندگی کے چراغ

حق و باطل کے معرکوں میں عیاں
روشن اس سے ہیں رہبری کے چراغ

داستانہائے مہر و اُلفت میں
نقش زا اس کی دلیری کے چراغ

رولیف.....ف

ہاں بیاں کس سے ہوں تیری اوصاف
لفظ و معنی نہ کر سکیں انصاف

تیری مدح صفا کا ہاں ادراک
فہم سے دُور تاحد کوہ قاف

گونج کر نام کی شہادت دیں
دِن میں ہر روز پانچ بار اطراف

عفو کی بارگاہ میں آیا ہوں
یا نبی میری ہر خطا ہو معاف

عقل و دانش کی وسعتیں محدود
بیکراں تیری عظمتوں کی مصاف

رويف.....ق

مرحبا عشق حسن ذات کا عشق
سرور پاک کی صفات کا عشق

ترک دنیا و راہ و رسم و رواج
رمز معنی میں ہے ثبات کا عشق

دل کی گہرائیوں میں حب رسول
ہے بلاشبہ صدق ذات کا عشق

ہے بلاریب اس غلامی میں
رمز شاہنہشی ذات کا عشق

منزل بارگاہ رب رسول
ہیں نشاں صوم و ہر صلوات کا عشق

رويف.....ك

سرمه چشم تيرے راه كى خاك
روشنى پائے قوت اوراك

هاں تيرے آستان پہ صبح و مسا
بوسه ديتے هيں جھك كے هفت افلاك

لطف آتا هے جبكه ملتے هيں
سينه چاكان حق سے سينه چاك

يا نبى ميرى التجا هو قبول
آ كے ديكھوں ميں تيرا روضه پاك

رات دن تجھ كو ياد كرتا هوں
دل برياں گواه نگاه نمناك

رؤیف.....گ

عرصہ دہر خیر و شر کی ہے جنگ
ہیں عیاں اس کے رنگ کے نیرنگ

کامیاب اس جہان میں وہ ہوا
دل میں جس کے ہو مصطفیٰ کا رنگ

اس کا ہی اُسوۂ پاک عالم میں
عقل و دانش کا ہے عیاں فرہنگ

سوئے جنت کشاں کشاں لے جائے
عشق و حب رسول کی آہنگ

سب مٹا ڈالے دین برحق نے
قیصر و کسرئی نقش ہائے فرنگ

ردیف.....ل

رحمت حق و شان رب جلیل
رونق کعبہ وہ دعائے خلیل

دور دنیا میں رحمتوں کا نشان
روز محشر میں بخششوں کی دلیل

مسند آرائے عرشیاں برحق
فرش پر اس کے عرض کی تشکیل

جانب حق سے جس کی خدمت میں
لے کے قرآن آئے جبرائیل

اس کا انعام خود رضائے خدا
نعمتیں اس کی دین کی تکمیل

رويف.....م

روح عيسىٰ كلام موسىٰ كلیم
 اقتدائے امام کی تکریم
 کارگاہ جہاں کو حق نے
 دی محمد ﷺ کی شان سے تنظیم
 خود خداوند ربّ الاعلیٰ
 اپنے بندے کی خود کرے تعظیم
 خلق عالم میں آپ کی عظمت
 صاف قرآن میں درج خلق عظیم
 تشنگاں زلال حق کے لیے
 کی عطا حق نے کوثر و تسنیم

رولیف.....ن

ضابطہ حیات ہر دو جہاں
علم قرآن عطاءئے الرحمان

قسم اس کی خدا نے کھائی ہے
اس کو حق نے عطا کیا قرآن

جگہ جگہ جہاں میں رحمت کے
ہو گئے لطف بار اس کے نشان

حسن آرائے ذات برحق ہے
مصطفیٰ کی زبان سے ہر فرمان

رونقیں اس سے بزم عالم میں
نعت خواں ہیں ملائک و انسان

رولیف.....و

اس کو حاصل کبھی قرار نہ ہو
میرے آقا سے جس کو پیار نہ ہو

وہ نہ منزل تک کبھی پہنچا
عزم میں جو کہ ہوشیار نہ ہو

وہ ہی رحمت سے ہوں سدا محروم
جن کو رحمت پہ اعتبار نہ ہو

رحمت دو جہاں رسول خدا
کون ہے اس پہ جو نثار نہ ہو

وہ ہے بدبخت لطف سے محروم
جو کہ اس در پہ سجدہ بار نہ ہو

رويف.....ء

يا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی درگاہ

نستگان جہاں کی ہے پناہ

رحمتوں کا نزول آپ کی ذات

راحتوں کا حصول لطف نگاہ

گمراہی کے نشان مٹ جائیں

سوئے منزل لے جائے آپ کی راہ

طے ہو صد سالہ شوق کی منزل

جب کبھی شوق دل سے اٹھے آہ

احمد مجتبیٰ ہاں تیرا نام

میرا درد زباں ہے شام و پگاہ

رویف.....ی

دلبراً تیری بزم آرائی

زندگانی کو دے دل آرائی

ترے فرماں نور افشاں سے

فکر انساں میں اک بہار آئی

روح انساں سے ولوے پھوٹے

حق شناسی جہاں نے پائی

مرحبا تیرا ضوفشاں آتا

جدا حق کی جلوہ فرمائی

ترے نقش قدم سے دنیا میں

جگمگا اٹھے نقش دانائی

رولیف.....ے

ہے زمیں تیری آسماں تیرے

یا رسول اللہ ﷺ مدح خواں تیرے

شب اسرئ فلک پہ گرد سفر

مہر و ماہ نقش کہکشاں تیرے

جگمگا جگمگا کے کرتے ہیں

راستی زا شہا نشاں تیرے

تیرے انوار روئے ہستی پر

حق نما ہیں وہ ضوفشاں تیرے

احمد خوش نگار کے اشعار

لوگ پڑھتے ہیں مدح خواں تیرے

جس شوقِ دلستان کا محمد رفیق ہے

اس کی نشاطِ جاں کا محمد رفیق ہے

دنیا و دین میں اس کی بہاریں ہوں جاوداں

جس عزمِ جاوداں کا محمد رفیق ہے

اس کی بہاریں دین میں دنیا میں مشکبار

جس روئے گلستاں کا محمد رفیق ہے

نظمِ جہاں میں مطلعِ انوارِ چار سو

جس بزمِ ضوفشاں کا محمد رفیق ہے

ہاں محرکہ دھر میں وہ ہی ہو کامراں

جس کے دل و زباں کا محمد رفیق ہے

دُعا

یا الہی میری دُعا ہو قبول

یا نبی میری التجا ہو قبول

نغمہ شوق اور صدائے دل

نذر لایا ہوں اے شہا ہو قبول

سعی میری یہ دین و دنیا میں

نظر رحمت سے لطف زا ہو قبول

دار دنیا میں دار عقبیٰ میں

یہ میری فکر حق نما ہو قبول

نغمہ آرائی رسول ﷺ کے ساتھ

احمد خستہ کی صدا ہو قبول

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلِ مِّنَ الْأَحْوَالِ مُقْتَحِمِ

ترجمہ:

آپ خداوند جل شانہ کے حبیب ہیں دنیا کی تمام مصیبتوں اور مشکلوں کا حل
آپ کی شفاعت ہے۔ جس کی میں ہر وقت اُمید رکھتا ہوں

عید

خوشی کی لہری دوڑی آسمانوں میں زمینوں میں!
 سرور کیف کی مستی ہے اب دل کے مکینوں میں
 کٹے بند گناہ تیغ ہلال عید نے یک سر!
 مئے بند گناہ چھلکی ہوئی ہے آگینوں میں!
 مئے عشرت سے ہیں سرشار سب شب گیر رمضان کے
 لیے پھرتے ہیں داغِ مغفرت اپنی جبینوں میں!
 خوشی سے عید کے دن سب گلے لگ لگ کے ملتے ہیں
 جفائیں مٹ گئیں اُلفت ہے بے پروا حسینوں میں
 مسلمانو مبارک ہو گنہگار و مبارک ہو
 کہ چرے ہو رہے ہیں عرش کے کرسی نشینوں میں
 خوشا اے روزِ رحمتِ رحمتیں دامن میں لایا ہے
 مہینہ صاحب رونق نہیں تجھ سا مہینوں میں!
 پریشاں خاطرہوں کو مژدہ تمام آیا

غریق بحرِ گرم پھرتے ہیں عشرت کے سفینوں میں
مٹا نقشِ دوئیِ دل سے بجا لاشکرِ رحماں کا
کہ تو بھی تو ہے احمد لطفِ حق کے خوشہ چینیوں میں

تقسیمِ پاک و ہند کے بعد پہلی عیدِ میلاد

نیک آنکھوں سے اے جوشِ عقیدت کے حسین گوہر
یہ آزادی میں پہلی عید ہے میلادِ پیغمبرؐ
ہوئے ہیں تاجدارِ سید کون و مکاں پیدا
ہوئے ہیں آج فخرِ دہر و سر کن فکاں پیدا
ہوئے پیدا ہوئی جس سے جہاں کی گلشنِ آرائی
وہ جس کے واسطے گلزارِ ہستی میں بہار آئی
وہ جس کے واسطے ہفت آسماں بیتاب رہتے تھے
سدا گردش میں سیارے مہ و مہتاب رہتے ہیں
زمیں کے ذرہ ذرہ میں رہا ذوقِ نمو برسوں
رہی تھی چاند کو بھی جس کی ہر دم جستجو برسوں
ملائک کے لیے عقدہ جو وجہ بیقراری تھا
جو عقدہ باعثِ تخلیقِ آدمِ استواری تھا
تھے چرچے ہو رہے برسوں سے جس کے عرضِ اعظم پر

وہ تھی جس کے سوا اک تیرگی سی بزمِ عالم پر
 وہ جس کا خیر مقدم اہتمام بزمِ عالم ہے
 وہ جس کے واسطے گلزارِ ہستی پر تبسم ہے
 وہ تھی جس کے سوا مایوس شوقِ دید کی دُنیا
 ہوئی آباد جس کی دید سے اُمید کی دنیا
 ہوئے پیدا وہی جو راز تھا مستور عالم میں
 ملائک میں سدا چرچے تھے جس کے عرشِ اعظم میں
 زہے تشریفِ ارزانی نویدِ شادمانی ہے
 زہے آنا تیرا تکمیلِ ملکِ زندگانی ہے
 مبارک صد مبارک مرجا صد مرجا آنا
 مبارک عالم اُمید کا آباد ہو جانا
 فلک پر گونجتے ہیں اک نئی روداد کے نغمے
 ملائک کی زباں پر ہیں مبارک باد کے نغمے
 مبارک خستہ جانوں کی پریشاں آرزوں کو
 مبارک ہو مبارک وقت یوں آزاد ملت میں
 مبارک اہتمامِ شوقِ یوں دلشاد ملت میں
 مبارک رحمتِ حق قوم کی شیرازہ بندی کو
 مبارک ملتِ اسلام کی اس سربلندی کو

مبارک مرحبا جو اک جہاں پر شام آتی ہے
 سحر اس کی جہاں میں اک نیا پیغام لائی ہے
 مبارک بزمِ عالم میں نوید اہتمام آخر

مبارک ہو بدلنے کو ہے فرسودہ نظام آخر
 مبارک ہو یہ ایسے وقت میں یہ آرزو اپنی
 یہ لے آئی ہے دامن میں نوید آبرو اپنی
 مبارک ہو مبارک انتظار دید کی گھڑیاں
 مبارک ہو مبارک انبساط عید کی گھڑیاں
 زہے قسمت یہ آزادی میں پہلی عید آئی ہے
 جہاں میں رحمت وافر کی اک تمہید آئی ہے
 صدائے تہنیت سے اک ترنم ہے ہواؤں میں
 خوشی چھلکی ہوئی ہے آسمانوں کی فضاؤں میں
 سرور و کیف رقصاں ہے پہاڑوں لالہ زاروں میں
 ترانے خیر مقدم کے ہیں زیر و بم کے تاروں میں
 ہوئی چہکار باغوں میں بہار آئی بہار آئی
 جہاں میں صورت اُمید کی اک صورت نکھار آئی
 پیامِ زندگی ہے اک تلامخ خیز موجوں میں
 نظامِ اک ہے ستاروں کی ترنم ریز فوجوں میں

یہ ہنگامہ ہے روزِ عید کی ہر سو تیاری ہے
 جہاں میں آئی شاہِ دو جہاں کی اب سواری ہے
 اٹھی ہیں جوش کھا کر قعرِ دل سے شوق کی موجیں

کھڑی ہیں بہر استقبال شاہی صفت بصف فوجیں
 صدا صلِ علی کی گونجتی ہے آج کانوں میں
 ترانے گا رہے ہیں سب ملائک آسمانوں میں
 مبارک عرشِ اعظم کے مکینوں کو مبارک ہو
 یہ شاہی اہتمام عید ہے خوشیاں منانے میں
 کہ لہرائے ہیں اب اسلام کے پرچم زمانے میں
 زہے یہ عید آزادی محمدؐ کی غلامی میں
 زمیں کا ذرہ ذرہ گا رہا ہے یوں سلامی میں

☆.....☆.....☆

میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

زمیں آسماں گلستاں ضوفشاں ہیں فضاؤں میں عشرت کے نغمے رواں ہیں

ہواؤں میں رقشاں طرف ریزیاں ہیں مبارک کے نغمے یہاں ہیں وہاں ہیں

ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں

بدلتا ہے رنگ غاپنا دورِ زمانہ جہاں بن گیا اک نیا کارخانہ

اٹھا جو رو ظلمت کا سودا پرانا نئی زندگانی کے ظاہر نشاں ہیں

ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں

تھیں مدت سے تاروں کی جس پرنگا ہیں سدا چاند تکتا رہا جس کی راہیں

تھیں وسہمی ہوئی جس سے ظلمت کی بس اب بزمِ عالم میں ضوفشاں ہیں

ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں

زمانے کی مٹنے لگی خستہ خالی ہوا دہرا ب جو رو بدعت سے خالی

ملا مرد مومن کو اک شانِ عالی کہ خیر الامم پا گئے یہ نشاں ہیں

ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں

فلک سے لگے ٹٹھمانے ستارے لگے گل چمن میں دکھانے نظارے

شکتہ دلوں کو ملے اب سہارے تمنا میں بر آئیں ان کی عیاں ہیں

ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں

سرت کے نغمے خوشی کے ترانے ملائک لگے آسمانوں پر گانے
 لگے آج وہ مل کے خوشیاں منانے کھلے آج درہائے باغ جناں ہیں
 ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں
 مبارک ہو یا مصطفیٰ ترا آنا شب غم میں یا مجتبیٰ تیرا آنا
 زباں پر ہے صلی علی ترا آنا ترانہ یہ گاتے ہاں خوروکلاں ہیں
 ہوئے آج پیدا شہ دو جہاں ہیں

☆.....☆.....☆

عطائے خاص ربّ دو جہاں ہے
 سراسر لطف و رحمت کا نشاں ہے
 ہے دل میں شوق احمد مجتبیٰ کا
 محمد مصطفیٰ ورد زباں ہے

میلادِ انبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک ہو ہوئے ہیں آج شاہ دو جہاں پیدا
 حمیم بے نورا ورمونس ہر انس و جاں پیدا
 جہاں والوں پہ عقدہ ہو گیا و رازِ ہستی کا
 ہوئے ہیں وجہ تخلیق زمین و آسماں پیدا
 مٹی کفر و ضلالت کی سیاہی روئے عالم سے
 ہوا ہے نور برساتا ہوا ماہِ کنعان پیدا
 مٹانے کے لیے اب تشنہ کامی بے نواؤں کی
 ہوئے ہیں ساقی کوثر شہ عالی نشان پیدا
 دکھانے کے لیے یاں گمراہوں کو راہِ ہدایت کا
 ہوئے ہیں اب حبیب خالق ہر دو جہاں پیدا
 سکھانے کے لیے بے کس کو آدابِ جہانبانی
 ہوئے ہیں تاجدارِ ہستی کون و مکان پیدا

میلادِ انبى صلی اللہ علیہ وسلم

اُمیدوں کو بساتا رحمۃ اللعالمین آیا
غریبوں کو ہنساتا سرور دنیا و دیں آیا

تمناؤں کے گلشن میں مسرت کی کھلی کلیاں
ستاروں سے بھرا آکاش بر روئے زمیں آیا

برستی ہیں شعاعیں شادمانی کی جدھر دیکھیں
زمیں کا ذرہ ذرہ رشک فردوس بریں آیا

سیاہی کفر و باطل کی مٹی انوارِ رحمت سے
جہاں میں نور برساتا ہوا ماہِ مبین آیا

ضلالت نے پلائے تھے وہ جن کو ساغر کفراں
انھیں کے آج حصہ میں یہ جامِ انگبین آیا

قییموں بے نواؤں کو مبارک ہو مبارک ہو
کہ غم خواری کو ان کی عرش کا کرسی نشیں آیا

ازل کے روز سے چرچے تھے جس کے آسمانوں میں
 شفاعت کو ہماری وہ شفیع المذنبین آیا
 مئے شکر خدا سے ہاں مجھے مخمور کر ساقی
 کہ جس کے منتظر تھے وہ حبیبِ دل نشیں آیا
 شفاعت کو تری احمد تیرا ہی نام ہو جائے
 زہے قسمت کہ تیرا نام رحمت کا امین آیا

☆.....☆.....☆

میلا دانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر جہاں سیراب ہے سیلاب نورِ عام سے
 جھومتی ہیں مستیاں پھر بادۂ گلغام سے
 بزمِ ہستی میں ہوا ہے جلوہ گر وہ آفتاب
 گردش ہر جام بدلی جس کے دورِ جام سے
 جس کے فیضِ عام سے بدلا زمانے کا نظام
 کر دیا فارغ دلوں کو کلفتِ آلام سے
 جس نے گرمایا ہماری بزمِ ایمانی کا خون
 کر دیا سرشار جانوں کو مئےِ اسلام سے
 ساغرِ توحید کے نشہ میں رندانِ جہاں
 ہو گئے بیزار یکسر شاہد و اصنام سے
 بے خطر اُلٹا عروسِ کامرانی نے نقاب
 چھپ گئی پردہ میں نومیدی غمِ انجام سے
 آگئی باغِ تمنا میں بہارِ زندگی
 صبحِ خنداں جگمگا اٹھی سوادِ شام سے
 مرجبا خوش آمدی اے خسرو کیواں جناب
 خیر مقدم کی صدائیں ہیں فراز سے

مرحبا اے رونق ہستی دراز کن فکاں!
 مرحبا اے شان بالاتر تری افہام سے
 گنبد گردوں میں گونجی ہے صدا صلِ علی
 شہ سوار عرصہ دوراں ترے اقدام سے
 بہر استقبال بزم دو جہاں سرمست ناز
 سج رہی ہے آج حسن حاصل ہر کام سے
 شادمانی سے شہ خاور سنہری تاج میں
 اٹھ کے آیا ہے پے خدمت گزاری بام سے
 لفظ احمد باعث صد ناز ہے میرے لیے
 مجھ کو نسبت ہے شہہ خیر الوریٰ کے نام سے

☆.....☆.....☆

شبِ معراج

شبِ معراج آئی لے کے ہنگامے مُسرت کے
 زمین و آسماں پر چھا گئے انورِ رحمت کے
 صدا صلی علیٰ کو گونجتی ہے آج کانوں میں
 بے جاتے ہیں چشمے ہر طرف جوشِ عقیدت کے
 خدا سے آج محبوبِ خدا کی ہم کلامی ہے
 بھائے یارنِ خود یار کو نکلتے محبت کے
 وہ پہنچے فرش سے تا عرشِ اکِ چٹکی بجانے میں
 ہوئے کس کو یہ حاصل مرتبے عالی نبوت کے
 ستارے آسماں کے اس کی گردِ راہ کے ذرے
 گواہ ہیں آج تک محبوبِ حق کی شانِ رفعت کے
 شہ کونین کی شانِ رفیع کو کوئی کیا جانے
 کہ خلاقِ جہاں نے گائے ہیں خود گیتِ عظمت کے
 شہنشاہی سے بھی بڑھ کر محمدؐ کی غلامی ہے
 غلامانِ محمدؐ دربا ہیں بادشاہت کے
 رسول اللہ کے نقشِ قدم پر جو چلا اس کو
 ملے دنیا و دیں میں مرتبے تکریم و عزت کے

گدا احمـ بھی ہے خیر البشر کے اک تبسم کا
اسی سے ٹوٹتے ہیں بند عالمگیر کلفت کے

☆.....☆.....☆

شب معراج

ہزاروں روز ہوں قرباں جس پر
مبارک آ گئی معراج کی رات
ستارے چاند سورج چھپ گئے سب
بسا نورِ الہہ معراج کی رات
وہ بالا عرشِ اعظم سے بلندی
ہمیں دکھلا گئی معراج کی رات

شبِ معراج

مبارک مرحبا معراج کی رات
جہاں پر چھا گئی معراج کی رات

بلایا عرشِ اعظم پر خدا نے
شبِ خیر الوریٰ کو آج کی رات

یہ نغمے ہیں ملائک کی زباں پر
شبِ لولاک کے ہے راج کی رات

صدا صل علیٰ کیا گونجتی ہے
سریرہ لی مع اللہ تاج کی رات

شکست از وے خورد خیل گناہاں
ہے لطف عام کے افواج کی رات

دلا آزاد ہو رنج و الم سے!
عروجِ منزلت ہے آج کی رات

بہرہرواں حجاز

بدست دوست دار مکرم جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری و بعض حاجیان دیگر

دلوں میں شوقِ ایمان پانے والو

دلوں میں ولو لے کر مانے والو

نشاط افزائے لطفِ زندگانی

تمنائے دلی پانا مبارک

سعادت یہ عطا کی ہے خدا نے

یہ لے جاؤ میرے دل کا فسانہ

بدرگاہِ الہی سر جھکاؤ

حرم کی سرز میں پر سر دھرو تم

عیاں دیکھو گے انورالہ کے

پڑھو گے تسبیح و تہلیل و صلوات

کرو گے التجائیں خوب رو کے

کرو گے التجائیں درد کے ساتھ

باہِ دل سرشکوں کی زبانی

بدرگاہِ الہی یوں دُعا کر

گناہوں کو مٹا دے رُوسیا ہی

سوئے ملک عرب اے جانے والو

مبارک زندگانی لانے والو

تمہارا عزم ہے عزمِ جوانی

دیارِ یار کو جانا مبارک

تمہارے بختِ یار کے بہانے

شہنشاہوں کے ہے دربار جانا

خدا را جب کہ اس وادی میں جاؤ

طوافِ خانہ حق کو پھرو تم

درِ کعبہ پہ کر کے جبہ سائی

چلو گے پھر سوئے میدانِ عرفات

مقامِ ابراہیمی دیکھ لو گے

درِ کعبہ کی بھی لے زنجیر ہاتھ

اے رب مستنان اس گھر کے والی

ہم آئے ہیں تیرے در پر سوا لی

یہ میری اس جگہ کہنا کہانی

نگوں سر ہو دو ہاتھ اپنے اٹھا کر

عطا کر لطف و رحمت یا الہی

تری یہ بارگاہ میں التجا ہے
بحال زارو بے کس بے پناہ ہوں
مرا خانہ دل پر نور کر دے
مجھے راہ ہدایت پر چلا دے
مری رگ رگ میں ہو ہر دم ترا ذوق
مرے ہر کام کو رفعت عطا ہو
عطا کرو مجھے ہمت الہی
کروں خدمت سدا اہل جہاں کی
وہ ہمت وہ کہ لوگوں کے مٹیں روگ
نہ مشکل دین کی باقی رہے یاں
نہ محتاجی رہے کوئی نہ کچھ درد
یہ کے رحمتیں اے خوش لقاؤ
دلوں کی آرزو ہے وہ مدینہ
مدینہ رونق ہر انس و جان ہے
مدینہ دل کی راحت نورِ جاں ہے
مدینہ ہے متاع شوق و ایماں
مدینہ میں ہے وہ دلدار جانی
مدینہ قبلہ گاہِ انس و جاں ہے
مدینہ جان و دل کا آستان ہے
قریب اسی کے پہنچ کر خوش نصیبو!
نظر جب روضہ محبوب آئے

الہی درو دل سے یہ دُعا ہے
سرا پا عجز ہوں نامہ سیاہ ہوں
محبت سے مجھے مسرور کر دے
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لے
تیری جانب مرا بڑھتا رہے شوق
کہ جس میں ہر طرح تیری رضا ہو
میں دین اسلام کا بن کر سپاہی
کس و ناکس کی ہر پہر و جواں کی
ہدایت کی طرف مجھ سے بڑھیں لوگ
ہوں دنیا دین کے سب کام آساں
فسوں شیطانیہ کے سب رہیں سرد
مدینہ پاک کو بستر اٹھاؤ
خدا کی رحمتوں کا ہے خزینہ
مدینہ نورِ حق سے ضوفشاں ہے
تمناؤں کا خندہ گلستاں ہے
مدینہ ہے مسلمان کا دل و جاں
جہاں میں جس کی رحمت کی کہانی
خدا کی لطف و رحمت کے جیبو!
تجلی گاہِ رحمت سرد کھائے

ادب سے اس جگہ ہو کر پیادہ
 سروں کے بل چلو آنکھیں بچھاؤ
 تحائف لے چلو بارِ محبت
 درِ روضہ پہ کر کے جبہ سائی
 لگا سینے سے پھر جالی کو تھامو
 میری خدمت سے ہو فیضان جاری
 بطور صدقہ جاری ہونشانی
 مرے آباپہ رحمت جاوداں ہو
 میری اماں پہ تیری مہربانی
 تیری رحمت بہ تسکین دل و جاں
 الہی بیکسم بس حال زادم
 ”شب اندوہ راروز گرداں“
 بخوشی طالع مرا فیروز گرداں
 سنو اے قاصد و غم کھانے والو
 یہ رو رو کر مری عرضی سنانا
 وہ درگاہ ہے بری فیاض عالی
 سوالی گر کوئی اس در پہ جائے
 یہ اس کی خاص رحمت ہے عطا ہے
 مری سجدہ میں یہ عرضی سنانا
 نہ جب تک اس کی رحمت عام ہووے
 نہ اک اک جب تک انعام ہووے

پہن کر عاجزی کا اک لبادہ
 سراسر خاکِ راہ کے ساتھ جاؤ
 عقیدت لے چلو بہر شفاعت
 گناہوں کو مٹا کر زوسا ہی
 محبت سے درِ والی کو تھامو
 کہ پائے فیض جس سے خلق ساری
 رہے دنیا و دین میں کامرانی
 دُعا ہے اس کا جنت میں مکاں ہو
 سدا ہو بن کے رحمت کی نشانی
 رہے ہر حال میں رخشاں درخشاں
 تباہ عالم پریشاں روزگارم

مری عرضی وہاں لے جانے والو
 خدا را یہ نہ قصہ بھول جانا
 وہی بختوں نصیبوں کا ہے والی
 یہ سن لو وہ کبھی خالی نہ جائے
 نہ اس کی بخششوں کی انتہا ہے
 نہ اس دم تک خدا را سراٹھانا

کہو پھریوں سرشکوں کی زبانی
مرے یہ غم بھرے دل کی کہانی

سلام اللہ علیک ایامعینا

سلام اے سرورِ لولاکِ دوراں

سلام اے رحمتِ انوارِ یزداں

سلام اے بادشاہِ ہر دوسرا کے

سلام اے عاجزوں کے شاہِ والی

سلام اے تاجدارِ کج کلاہاں

سلام اے شافعِ میدانِ محشر

سلام اے نوعِ انسانی کے والی

سلام اے مخزنِ لطف و ہدایت

سلام اے غمِ ربائے نوعِ انساں

سلام اے رون گلزارِ عالم

سلام اللہ علیک ایاحیبا

بداء القلب یا شافی طیبیا

عرض ہے احمدِ خستہ دروں کی

قبول اس کا سلامِ عاجزانہ

پس آنکہ عرض اس کی داستاں ہے

حبیبِ رحمتہ اللعالمینہ

سلام اے دلبرِ ہر جن و انساں

سلام اے مخزنِ اسرارِ رحماں

سلام اے ناخداہرِ مبتلا کے

قییموں کی پناہِ غمخوارِ عالی

سلام اے ہادیِ گم گشتہ راہاں

سلام اے رحمت و الطافِ واور

سلام اے تاجدارِ و شاہِ عالی

سلام اے معدنِ فضل و عنایت

سلام اے روحِ فزائے راحتِ جاں

سلام اے کاشفِ اسرارِ عالم

بحال زارِ دابترِ سرنگوں کی

کروہاں اے شہنشاہِ زمانہ

یہ دل کی عرض ہے اس کی زباں ہے

شہنشاہ دو عالم حال میرا
 گناہوں میں ہے گزری عمر ساری
 گناہوں میں ہوا ایسا تباہ ہوں
 تو نور در جہاں شمع ہدا ہے
 بدل سے لطف سے میری کہانی
 منہنہانہ دل نور سے کر
 چھٹیں ظلمت کے بادل حس ضیا سے
 میں پھیلاتا پھروں اس روشنی کو
 مدینہ پاک میں مجھ کو بلا لو
 میں دیکھوں روضہ پر نور عالی
 میں خاک راہ کو آنکھوں میں ڈالوں
 مدینہ کی گلی کوچے میں جا کر
 مدینہ پاک میں کرنا گدائی
 ریاض جنت الفردوس دیکھوں
 پھروں میں بدر کی جنگاہ حق میں
 جہاں باطل ہوا ہاں سرنگوں تھا
 وہ رنگین جا شہیدوں کے لہو سے
 میں ہر ہر نقش پر سجدہ لٹاؤں
 وہ ذرے رحمت حق کے امیں ہیں
 وہ زندہ قوم کے زندہ نشاں ہیں
 ہوا عصیاں سے دل پامال میرا
 بڑھی جاتی ہے دل کی بیقراری
 سراسر فسق ہوں نامہ سیاہ ہوں
 توئی دونوں جہاں کا بادشاہ ہے
 خدارا مجھ پہ ہو یوں مہربانی
 عطا الطاف و رحمت دُور سے کر
 نگاہ فرما اسی لطف و عطا سے
 بھروں اس نور سے دُنیا دانی کو
 سمجھے رحمت کے دامن میں چھپا لو
 منور ہو میری تیاہ خیالی
 خدا آگاہ بینائی کو پالوں
 پھروں میں بختِ خوابیدہ جگا کر
 خدا کی طرف سے ہے بادشاہی
 وہ جگہیں سب تری پابوس دیکھوں
 احد کی معرکہ گاہ سینہ شق میں
 جہالت کا مقدر واژ گوں تھا
 وہ زندہ نعرہ اللہ ہو سے
 شہیدوں کی سنوں اپنی سناؤں
 وہ روشن مشعلیں ایوان دیں ہیں
 سراسر زندگی کی داستان ہیں

وہ ان جگہوں پہ کر کے جبہ سائی مقدر کر لوں حسن آشنائی
رسول اللہ بحال خستہ آہے نگاہے یا رسول اللہ نگاہے
میری دنیا و دین میں زندگانی بنے رشک مراد شادمانی
عدم کو جب مرا مرکب رواں ہو
ترا کلمہ مرا وردِ زباں ہو

مرے مولا مسلمانوں کے والی تری اُمت کی رونق جاوداں ہو
مسلمانوں پہ مشکل آ گیا دور متاعِ عزم وہ باسوز آہے
مسلمانوں کا چرچا چار سُو ہو جہاں میں سطوتِ اسلام کر دے
مسلما نوں کی خاطر ہوں سوالی ترے اسلام کا روشن نشاں ہو
بڑھا جاتا ہے اب الحاد کا زور نگاہے یا رسول اللہ نگاہے
بہر جا خور، حق اللہ ھو ہو جہاں میں سطوتِ اسلام کر دے
ضو افشاں عظمت خود عام کر دے

جہاں میں رونقِ اسلام آئے
بہارِ زندگانی مسکرائے

سنو اے ہاں کرم فرمانے والو میری یہ عرضیاں لے جا سنانا
میرے یہ شعر یہ آنسو بہانے جو اب نامہ لانا شوق لانا
خدارا اس طرف خالی نہ آنا نگہباں آپ کا ہر دم خدا ہو
بخیر و عافیت گھر لوٹ آؤ مرے دل کی نگاہیں چشمِ راہ ہیں
میرا نامہ وہاں لے جانے والو میرے ہر درد کا قصہ بتانا
لکھے پڑھ پڑھ کے میں تسبیح کے دانے تمنائے ولی کا ذوق لانا
تمناؤں کی پامالی نہ لانا وہی ہر کام میں مشکل کشا ہو
عزیزوں کے لیے ہر شوق لاؤ بہر دم دیکھتی شام و پگاہ ہیں

خدا را جلد آئیں کا روانی سنا کر یار کو میری کہانی
تمہارے شوق میں دن رات میرے گزرتے جا رہے ہیں ساتھ میرے

امیدوں میں ہوں جلدی وقت آئے

کوئی خط کا جواب آکر سنائے

یہ لے جاؤ میری واں التجائیں تمہارے ساتھ ہیں میری دعائیں
دیارِ یار کو اُلفت سے جاؤ بخیر و عافیت گھر لوٹ آؤ

سنا آؤ وہاں میری کہانی

کوئی رحمت کی لے آؤ نشانی



دیارِ یار سے اے آنے والو!

استقبالِ حاجیاں

دیارِ یارے سے باشادمانی
 لگا سینے طو ایمان والو
 ان آنکھوں نے دیارِ یار دیکھا
 تنوں پہ گردِ راہِ یار لائے
 سنو اس دیس کی ان سے کہانی
 وہ رونقِ مروہ و کوہِ صفا پر
 حرمِ زمزم کو حجراِ اسود کو دیکھا
 مقامِ اسماعیل و ابراہیمی
 وہ غارِ ثور اور غارِ حرا کی
 کہو عرفات کے برکات سارے
 اُحد اور بدر کے میدانِ عیاں سے
 دیارِ یار کی بھی کچھ سناؤ
 کہو اس سرزمین کا کچھ فسانہ تھا
 ملے جنتِ بقیع کے یار سارے
 ہوئے دربارِ آقا میں سوالی
 کہا میرا سلامِ عاجزانہ
 ملا انعام کیا مجھ کو شہانہ
 بھم اللہ یہ آئے کاروانی
 اُٹھو اے عاشقانہ جان والو
 شہنشاہوں کا ہے دربار دیکھا
 یہ دیکھ اس دیس کے اطوار لائے
 محبت کا بیا ان کی زبانی
 تجلی خانہ ربِّ العلا پر
 نبی کا پاک مسکن کس طرح تھا
 تھے کیسے جلوہ گاہ ہائے قدیمی
 سناؤ داستاں پاکیزہ جا کی
 تھے گزرے کس طرح اوقات سارے
 وہ ذروں پر شہید کے بیاں تھے
 نبی کی پاک مسجد کی بتاؤ
 کس صورت میں عاشقِ تھم حنانہ
 تھے ان کے ساتھ دن کیسے گزارے
 کہے کیا گنبدِ خضرئی کا والی
 ملا انعام کیا مجھ کو شہانہ

کہی تھی کس طرح میری کہانی وہ کیا لائے ہو رحمت کی نشانی
 میرے خط کا جواب آخر کہا کیا نہاں کیا کچھ کہاں اور بر ملا کیا
 کہو اک اک بطرزِ دوستداری بڑھی جاتی ہے دل کی بیقراری
 ہے مجنونا نہ میرا واویلا رایتک مرۃ فی حی لیلیٰ

۱۲-۵-۱۹۶۷

۱۔ یہ مصرعہ دیوانِ مجنوں سے مجنوں عاشقِ لیلیٰ کا ہے۔ مجنوں نے لیلیٰ کی گلی سے ایک کتا
 آتے دیکھا چادر بچھا کر اس پر اس کو کھڑا کر کے پاؤں چومنے لگا لوگوں نے کہا یہ کیا؟ کہنے
 لگا۔ یہ پاؤں لیلیٰ کی گلی میں پھرتے رہے ہیں ان کا چومنا مجھ پر فرض ہے۔

دیارِ یار سے آنا مبارک

مبارک باد بخد مت دوستدار مکرم حکم محمد موسیٰ امرتسری صاحب

جانالی من الحیب جیبی یا تو منا قولوا بشری و ترحیب
جاء من الطور موسیٰ مرجبا سهلا من الوا دی محبوب واہ وا نصیب
وَلَهُ أَيْضاً

اے سرد بوستانِ محبت خوش آمدی از ملک شوق و حسن مودت خوش آمدی
از طورِ عشق لطف محمد اے موسیٰ ام باریمت تمام و تلتف خوش آمدی
وَلَهُ أَيْضاً

از طورِ سر عشق محمد موسیٰ سرشارِ سر لطف عیاں جذبہ ہو سا
آمدچہ شرف یاب زحرین شریفین از ملک شہنشاہ گدایاں ورؤسا
وَلَهُ أَيْضاً

آیا دیارِ سے یار وفا شعار لایا پیام شوق دلوں کے لیے نکھار
چوموں یہ پاؤں جو کہ پھرے کوئے یار میں آنکھیں بچھا دیں راہ میں ہو ہو کے بیقرار
موسیٰ یہ طور عشق محمد سے آئے ہیں صد مرجبا صدا ہے لظوں پر یہ بار بار
خاکِ مدینہ کحلِ بصر بہر عاشقان آنکھوں کا نور صحن حرم کا ہمیں غبار

☆.....☆.....☆

ترجمہ دعائے ماثورہ ختم القرآن

شروع کرتا ہوں لے کر نام اُس کا
 جو رحمان رحیم اللہ ہے سب کا
 مجھے مانوس کر دے میرے اللہ
 مجھے قرآن کی برکت سے یا رب
 میں اس کو ہاں امام اپنا بناؤں
 میرے دل میں جو مجھ سے بھول آوے
 نہیں میں جانتا جو کچھ سکھا دے
 کروں میں صبح و شام اس کی تلاوت
 بنا میرے لیے ہی تو یہ حجت
 دُعا منظور کر مولا یقین ہے
 تو مالک ہے تو رب العالمین ہے

(مفہم القرآن)

☆.....☆.....☆

خاتمہ ترجمہ از مترجم قرآن مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِحمد اللہ بالطف الہی سعادتی معنی قرآن کی پائی
 لکھ میں نے ہیں قرآن کے مفہیم عیاں اردو زباں میں اس کی تعلیم
 بتوفیق خداوند تعالیٰ ہوا یہ کام فیض عام والا
 مبارک کیا میرے اوقات گزرے جو اس دہن میں مرے لمحات گزرے
 شب غم کی اتھاہ تاریکیوں میں سحر کی فتنہ زا باریکیوں میں
 زمانے کی فضا جب جان کھوئے سرشک خون سے موتی پردے
 انہیں منظور کر میرے الہی دکھائی جو بھی سعی و مساعی
 قبول نظر ہر صاحب نظر کر خطاؤں سے میری تُو درگزر کر
 تیری درگاہ میں منظور ہووے قبولیت سے رخشاں طور ہووے
 ثواب اس کا بندہ قبلہ گاہے شہ کونین و عالم بارگاہے
 بندہ حسن اصحاباں کباراں عطا ہوا ولیاواں تاجداراں
 بندہ غازیان نذر شہیداں ہر مسلمان نذر عالم
 ثواب اس کا ملے منظور ہووے سعادت کا عیاں پھر نور ہووے
 میرے اسلاف کو وہ جاودانی سعادت حسن رحمت کی نشانی
 سعادت یاب ہو خان محمد مشرف باد ہو ہاں فضل احمد

نمایاں اس سے ہو لطف آفرینی
محمد عالم آں عالی مقامے
کہ جس سے دولت احساس پائی
مجھے تھا پیار سے قرآن پڑھایا
یہ ان کی ہے بڑی ہی مہربانی
محمد باحیات آں جان جانم
خطیب شیوہ و جاد و بیاں تھا
بڑا ہی شوق اس نے اس کا پایا
خدا کی اس پہ رحمت جاوداں ہو
سراسر فضل و رحمت کا ہو مظہر
مرے اخلاف کی پھر زندگانی
عمل قرآن پہ ہو ان کا برابر
سرمو اس میں پائیں نہ تفاوت
نگہباں ہر طرح ان کا خدا ہو
مری ان کی روش سے زندگانی
ہو وجہ رونق و تسکین طاہر
سراسر فرحت و ثروت مسرت
حیات ساجدہ ہو ساجدہ سی
مجھے پھر حشر کے دن یا الہی
رسول اللہ کریں میری شفاعت

بجق رونق عبدالکریمی
بیزمِ عالماں یک احترامے
جنہوں نے عظمت قرآن بتائی
سلیقہ دین حق کا تھا سکھایا
کہ پائی میں نے رحمت کی نشانی
اخنی المحترم توقیر و شانم
بہر نوع نامور شیریں زباں تھا
یہ ترجمہ اس نے منبر پر سنایا
تا اب اس کے سبب وہ رحمت نشاں ہو
بکارِ خیر ہاں جان بردار
بنے وجہ نشاط و شادمانی
مکرر اُسوۂ حسن پیمبر
ہو ان کی زیت قرآن کی اطاعت
نہ ان کا بال بیکا بس ذرا ہو
بنے مجموعہ ہر شادمانی
خوشی سجاد و عرفاں سے ہو ظاہر
میری ہی جاں کو ہو ان سے راحت
متاع دولت و اطوار نیکی
تری رحمت کرے پشت و پناہی
ہو علیین کا رتبہ عنایت

مرا دن حشر کے قرآن شفیع ہو
 الہی قبر کی تاریکیوں میں
 میرا ہو ہر طرح قرآن ساتھی
 حیات دہر میں میرا ہر اک کام
 یہی آئین لے مخلوق ساری
 قیامت تک نشاں میرا عیاں ہو
 تری مخلوق جب پائے ہدایت
 الہی رزق وہ مجھ کو فراواں
 الہی اس کا صدقہ جاوداں ہو
 کرامت کر کو کرامت
 حیات دہر کی منزل سرانجام
 میرا احمد حسین احمد ہوا نام
 قریشی نسب ہے عادت کا مسکین
 لکھے قرآن کے معنی سال گزرے
 حقیقت میں لگا اک سال پورا
 سن ہجری کہو ”شغل دُعا“ ہے ۱
 مسیحی سال ہے بس ”نغمہ فیض“ ۳
 بنام پاک خودیہ ”خوشنما“ ہے ۲
 بنام خود ”کرشمہ غیب“ ۴ ہے بیض

یہ کہیے ”تذکرہ دینوی“ ہے ۵

یہ قرآن مجید حق آگہی ہے

آمین ثم آمین

۲۹-۸-۸۵

(مفاتیح القرآن)

- ۱- قرآن مجید ۴۰۸ + مشغل دُعا ۹۹۷ = ۱۴۰۵ھ
- ۲- قرآن مجید + خوش نما ۹۹۷ = ۱۴۰۵ھ
- ۳- قرآن مجید + نغمہ فیض ۱۵۷۷ = ۱۹۸۵ء
- ۴- قرآن مجید + کرشمہ غیب ۱۵۷۷ = ۱۹۸۵ء
- ۵- قرآن مجید + تذکرہ دینوی = ۱۴۰۵ھ

☆.....☆.....☆

دُعائی ختم القرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں لے کر نام اس کا
جو رحمان و رحیم اللہ ہے سچا

کہا سچ ہے میرے رب العطا نے
رسول اللہ ﷺ نے بھی سچ کہا ہے
اور ہم اس بات پر شاہد ہیں آئے
اے میرے رب قبول اس کو تو فرما
الہی اپنی رحمت سے عطا کر
الہی آخ سے ہر جا خیر ہووے
ذکا ہاں ذال سے وہ یا الہی!
نکوة ہاں زائے میں دیتا رہوں گا
شفا پھر شین سے مولا عطا کر
ضیاء ہاں ض ضو بار آئے
ظا سے ظفر وہ مجھ کو الہی
مجھے پھر غین سے مولا غنی کر
مجھے ہو ق سے قربت زیادہ
بلند و برتر و اعلیٰ علی نے
نبی ہے جو کریم و حق نما ہے
(کرشمے یہ خدا نے ہیں دکھائے)
تو نئے جاننے والا ہے اللہ
اورح سے حکمت قرآن بہتر
دلیل ہاں دال سے ہر دکھ کو دھو دے
وہ رے سے رحمت و حق آشنائی
سعادت سین سے لیتا رہوں گا
یہ سینہ صاد سے صدق و صفا کر
طراوت ط سے قلب جان پائے
عطا ہو عین سے علم آشنائی
مجھے ف سے فلاح دے کر بری کر
کرامت کا ف سے لائے ارادہ

الہی لام سے ہو لطف وافر
 الہی ہا سے وہ مجھ کو ہدایت
 الہی نفع وہ قرآن سے ہم کو
 جو کچھ میں نے پڑھا منظور فرما
 تلاوت میں ہوئی جو سہونسیاں
 کوئی تقدیم یا تاخیر ہوئی
 کوئی تاویل جو نازل نہ ہوئی
 کوئی سہو و خطا الحان و تعجیل
 کوئی سستی کوئی ہووے یا جلدی
 وقوف، اوغم یا اظہار کی بات
 یا ہمزہ، جزم یا اعراب کوئی
 کتابت سے یا رغبت کی خطا سے
 پڑھی آیاتِ رحمت کچھ خطا ہو
 الہی بخش دے رحمت عطا کر!
 دلوں کو نور وہ قرآن کا نور
 عذاب النار سے اللہ رھائی
 ہمیں جنت میں داخل اے خدا کر
 الہی دین و دنیا میں قرینہ
 ہو قرآن قبر میں مونس ہمارا
 ہو جنت میں رفیق اپنا الہی

الہی میم سے موعظہ میسر
 یقین یا سے مجھے خود کر عنایت
 بلندی آیتوں کے ذکر سے دو
 تجاوز جو کیا در گزر فرما
 کوئی تحریف کلمہ ہو گی یاں
 زیادہ یا ہے نقصان حرف کوئی
 یا شک و شبہ والی بات کوئی
 تلاوت میں ہوئی ہو غیر تکمیل
 زباں سے ہو گئی ہو کوئی غلطی
 بیان مدد تشدید اور اوقاف
 الہی کوئی بھی ایسی ہو غلطی
 یا کوئی اور غلطی ہو اور اسے
 سزا والی سے یا کچھ واسطہ ہو
 گواہوں میں تو مجھ کو لکھ لیا کر
 ہمیں قرآن کی ہو زیست منظور
 عطا قرآن سے کر یا الہی
 یہ رحمت لطف قرآن سے عطا کر
 اسی سے کر منور پاک سینہ
 صراط اُپر ہو روشن کرنے والا
 جہنم میں ملے پشت و پناہی

دلیل ہر کام میں قرآن ہووے بکارِ خیر دین ایمان ہووے
 الہی ہر طرح لکھ دے نیکی مکمل دعوتِ قرآن ہو اپنی
 عطا کر ہم کو ہمت یا الہی زبان و دل سے قرآن کی صفائی
 عطا کر خیر کی حُب اور سعادت بشارت دین کی لطف عبادت
 صلوة ہر دم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سب خلقت سے ہیں ہر طرز بہتر
 جو ہے ہر لطف کا مظہر مجسم! جو نورِ عرش ہے رہبر ہے اعظم

اور اس کی آل پر اصحاب پر ہو

سلام اللہ کا پہنچے ٹھیک سب کو

تمام شد

(مفہیم القرآن)

☆.....☆.....☆

دوقصائدبرودہ شریف

قصیدہ بانہ سعاد مصنفہ کعب بن جبیر بن ابوسلمی المرزانی اسحاقی
رسول ﷺ قصیدہ اللؤلؤ آنب الدریتہ فی مناقب خیر البریتہ مصنفہ

امام ابو صیری دلاصی

کے مشہور پنجابی ترجمے از

پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری

بالہتمام

ڈاکٹر طاہر محمود قریشی ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

منیجر حبیب بنڈ لمیٹڈ گجرات

میرے مخدوم: فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

اعلیٰ طباعت

عمرہ کاغذ صفحات 256

قیمت 120 روپے

مضبوط کلر بائینڈنگ

آستانہ عالیہ شیرربانی شرقپور شریف سے تعلق رکھنے والے مریدین و متوسلین میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کے نام سے واقف نہ ہو۔ آپ آستانہ عالیہ شیرربانی کے ان مخلصین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو آستانہ کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی بھی آپ سے بہت زیادہ محبت و شفقت فرماتے ہیں۔

کتاب ”میرے مخدوم“ میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب نے حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی کی زندگی کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت فخر المشائخ کے ساتھ اپنا تعلق اور آں قبلہ کی محبتوں اور شفقتوں کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت فخر المشائخ قبلہ میاں صاحب کی افکار مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فروغ میں خدمات، مسلک مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دفاع اور اس کو توڑ موڑ کر پیش کرنے والوں کا محاسبہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنسیں اور یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہتمام کے بارے میں کاوشوں کو حیطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت قبلہ فخر المشائخ میاں صاحب کی وساطت سے جن علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں حاضری اور زیارت و استفادہ علم و عرفان کا موقع ملا، کا تذکرہ مختصراً کیا گیا ہے۔ ملاقات کے جو احوال ڈاکٹر صدیقی صاحب نے لکھے ہیں ان سے بخوبی اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح حضرت قبلہ میاں صاحب اپنے مریدین اور طالبان علم و ادب کو علماء کے ساتھ علمی مجلسوں اور بحث و مباحثہ کے ذریعے تعلیم و تربیت کا موقع دیتے ہیں۔ حضرت قبلہ میاں جمیل صاحب اور شرقپوری نقشبندی مجددی کی دینی، ملی، مذہبی، سیاسی، روحانی، تبلیغی (تقریری، تحریری) اور عوامی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی اولاد امجاد (صاحبزادہ میاں خلیل احمد نقشبندی مجددی، صاحبزادہ میاں سعید احمد نقشبندی مجددی، صاحبزادہ میاں جلیل نقشبندی مجددی اور صاحبزادہ میاں غلام نقشبند نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ) کا تعارف پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت قبلہ فخر المشائخ کی بیاض خاص سے آپ کے پسندیدہ اشعار جو کہ ہند و نصائح، حمد و نعت، اخلاقیات اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہیں شامل اشاعت ہیں جبکہ آخر میں شجرہ طیبہ منثورہ و منظومہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شیرربانی شرقپور شریف کو شامل اشاعت کیا گیا۔

غرضیکہ کتاب لاجواب آستانہ عالیہ شیرربانی شرقپور شریف کے متعلق تحقیق کرنے والوں کے لیے بے حد معاون اور ایک تحقیقی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔

صدیقی پبلی کیشنز

1- فرسٹ فلور، دکان نمبر 4 حافظہ پلازہ، محلہ منڈی اردو بازار، لاہور فون: 042-7361463

2- 118- روشن پارک عقب سوشل سیکورٹی ہسپتال نزد ملتان چوکی لاہور فون: 042-7490880

3- دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیرربانی، نزد دادا دربار محلہ بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

افضل الذکر

لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

شجرہ منشورہ

حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز ۳۰ جمیع حضرات خاندان نقشبندیہ مجددیہ عالیہ
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و حضرت ثانی صاحب قبلہ (مع تاریخ وصال و مزار شریف)

- ۱۔ الہی بحرمۃ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین سیدنا و شفیعنا و سبیلنا فی الدارین
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ منورہ۔
- ۲۔ الہی بحرمۃ صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ مدینہ طیبہ۔
- ۳۔ الہی بحرمۃ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰ رجب ۲۳ھ مدائن۔
- ۴۔ الہی بحرمۃ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴ جمادی الاول ۱۰ھ مدائن۔
- ۵۔ الہی بحرمۃ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵ رجب ۳۸ھ مدینہ منورہ۔
- ۶۔ الہی بحرمۃ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ شعبان ۲۶ھ بسطام۔
- ۷۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ محرم الحرام ۳۲۵ھ خرقان۔
- ۸۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ ۴ ربیع الاول ۴۷ھ طوس۔
- ۹۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ رجب ۵۲۵ھ مرو۔
- ۱۰۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ عبدالحق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ غجدوان۔
- ۱۱۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۱۶ھ ریوگر قریب بخارا۔
- ۱۲۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمود بن خیر فغوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵ شعبان ۶۱۵ھ بخیر فغہ۔
- ۱۳۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ رامینی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ ذی قعدہ ۷۲۱ھ خوارزم علاقہ بخارا۔
- ۱۴۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمود بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ ساس قریب بخارا۔
- ۱۵۔ الہی بحرمۃ حضرت خواجہ امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ ۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ سورخا قریب بخارا۔
- ۱۶۔ الہی بحرمۃ حضرت امام الطریقۃ و الشریعت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ قصر عارفان بخارا۔

- ۱۷۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ۲ رجب ۸۰۲ھ نوخانیوں۔
- ۱۸۔ الہی بحرمیت حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ ۵ صفر ۸۵۱ھ بلغنوز۔
- ۱۹۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ سرقتہ۔
- ۲۰۔ الہی بحرمیت حضرت مولانا زاہد ولی رحمۃ اللہ علیہ یکم ربیع الاول ۹۳۹ھ موضع وحش۔
- ۲۱۔ الہی بحرمیت حضرت مولانا محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ محرم الحرام ۹۰۷ھ استقرار مضافات ماوراء النہر۔
- ۲۲۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ محمد ملکئی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ شعبان ۱۰۰۹ھ موضع امکنہ نزد بخارا۔
- ۲۳۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ دہلی۔
- ۲۴۔ الہی بحرمیت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ صفر ۱۰۳۲ھ سرہند شریف۔
- ۲۵۔ الہی بحرمیت حضرت مجید سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ سرہند شریف۔
- ۲۶۔ الہی بحرمیت حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ سرہند شریف۔
- ۲۷۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۱۲۶ھ سرہند شریف۔
- ۲۸۔ الہی بحرمیت حضرت محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ یکم صفر المظفر ۱۰۲۳ھ بامیان از توابع کابل۔
- ۲۹۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ زکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۳۳ھ ایتنکی لائٹی۔
- ۳۰۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ۹ ذوالحجہ مکہ مکرمہ۔
- ۳۱۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ محمد زمان رحمۃ اللہ علیہ ۲ ذی قعدہ ۱۱۸۸ھ حیدرآباد سندھ لواری شریف ضلع مدین۔
- ۳۲۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲۳ھ موضع قاضی احمد علاقہ سندھ۔
- ۳۳۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ رتر چھتر مکان شریف پنجاب۔
- ۳۴۔ الہی بحرمیت حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ شوال ۱۲۸۲ھ رتر چھتر مکان شریف پنجاب۔
- ۳۵۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف پنجاب۔
- ۳۶۔ الہی بحرمیت حضرت خواجہ امیر الدین ۹ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ کوئلہ پنجوبیک پنجاب ضلع شیخوپورہ۔
- ۳۷۔ الہی بحرمیت حضرت غوث زماں قطب دوراں شیر ربانی سیدنا حضرت میاں شیر محمد صاحب ۳ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔
- ۳۸۔ الہی بحرمیت حضرت زبدۃ العارفين قدوة السالکين سیدنا و مرشدنا میاں غلام اللہ صاحب ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ شرقپور شریف۔

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com